Digitized by Khilafat Library

ولقد نصرکم اللہ ببدرٍ و انتم اذلّۃ | بسم اللہ الرحمٰن الرحیم + نحمدہٗ ونصلّی علیٰ رسولہ الکریم | سبحٰن الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

BADR QADIAN

بدر

قادیان ضلع

عام قیمت پیشگی ۵
بغیر ضمیمہ درس قرآن شریف

ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد | Reg. No. L XXX VIII | مسیح وقت مہدی ہم مجدد ہم ازیں صد

جلد ۱۱ | ۸ ربیع الثانی ۱۳۳۰ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲۸ مارچ ۱۹۱۲ء ۱۰ چیت سمت | نمبر ۲۵

بھائیو! گر قادیاں آؤ گے تم | ایڈیٹر و مینجر محمد صادق عفی اللہ عنہ | نورِ دینِ مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اوّل بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آیندہ اسوقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا + دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور اور ظلم و خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہے گا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہے گا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائے گا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت اور عسر اور یسر نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور ہر حالت میں راضی بقضاء ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اسکی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اسپر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو +

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
مصطفےٰ ما را امام و پیشوا

اندریں دیں آمدہ از مادریم
ہم بریں از دار دنیا بگذریم

آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
بادہ عرفانِ ما از جام اوست

آں رسولے کش محمد ہست نام
دامنِ پاکش بدست ما مدام

مہر او باشیر شد اندر بدن
جاں شد و با جاں بدر خواہد شدن

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را برو شد اختتام

ما ازو یابیم ہر نور و کمال
وصل دلدار ازل بے او محال

آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
آں نہ از خود از ہماں جائے بود

اقتدائے قول او در جان ماست
ہرچہ زو ثابت شود ایمان ماست

آں ہمہ از حضرت احدیت است
منکر آں مستحق لعنت است

معجزات او ہمہ حق اندر است
منکر آں بیدر و لعین خدا ست

معجزاتِ انبیاء سابقین
آنچہ در قرآں بیابش بالیقین

بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست

یک قدم دوری ازاں عالیجناب
نزدِ ما کفر است خسران و تباب

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر۔ پروپرائٹر و پبلشر کے حکم سے چھپکر شائع ہوا

قادیان

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بفضلہٖ بخیر و عافیت ہیں۔ قرآن شریف کے چار درس اور ایک درس بخاری شریف کا روزانہ ہوتا ہے۔ اہل بیت حضرت مسیح موعود میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب تاحال دورے پر ہیں ان کا خط آیا ہے۔ کہ دس روز تک قادیان آجاوینگے۔ حضرت نواب صاحب بمعہ اہل بیت بخیریت واپس قادیان آگئے ہیں۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب روجہان سے بخیریت واپس آگئے ہیں۔ عنقریب اپنی نوکری پر واپس جانے والے ہیں۔ کیونکہ ان کی رخصت قریب الاختتام ہے۔ ڈاکٹر الٰہی بخش صاحب بیمار ہیں احباب ان کے واسطے دعا کریں۔ عاجز راقم (اڈیٹر بدر) ایک شخص کو عیسائیوں کے پھندے سے نکالنے کی کوشش کے واسطے حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم سے عنقریب انشاء اللہ باہر جانے والا ہے۔ مدرسہ تعلیم الاسلام بعد امتحان سالانہ چند یوم کے واسطے بند ہوا۔ ۱۶ اپریل کو جماعت بندی ہوگی۔ اور نئے سال کی تعلیم شروع ہوگی یہاں کے طلباء گورداسپور سے سلور کپ جیت کر لائے تھے۔ اب لاہور سرکل ٹورنیمنٹ میں شمولیت کے واسطے گئے ہیں۔ پنجم ہائی کے امتحان میں جانے والے طلباء احباب سے درخواست دعا کرتے ہیں۔

احمدی برادران

حیدرآباد دکن میں ۱۱ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ بروز جمعہ انجمن احمدیہ کا پبلک سالانہ جلسہ بصدارت جناب مولوی غلام اکبر خاں صاحب احمدی وکیل ہائیکورٹ منعقد ہوا بہت سے غیر احمدی معزز و شرفاء بھی شامل جلسہ ہوئے + لاہور میں جناب مولوی صدر الدین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ تعلیم الاسلام قادیان کا ایک لیکچر انگریزی زبان میں مضمون الہام پر ہوا۔ مشہور فلاسفر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب صدر جلسہ تھے۔ مولوی صاحب موصوف نے واقعات کی بناء پر فلسفہ الہام کا ثبوت دیا۔ چودھری غلام احمد صاحب احمدی جج سے واپس بخیریت اپنے وطن کریام پہنچ گئے ہیں۔ زوجہ حاجی مستری موسےٰ صاحب بھی حج سے واپس آگئی ہیں + برادر محمد زمان احمد قاضی خیل تحصیل چارسدہ سے لکھتے ہیں کہ وہاں غیر احمدیوں نے ایک جلسہ کیا جو بظاہر اسلامی جلسہ تھا۔ مگر اس کا مطلب سوائے احمدیوں کی مخالفت کے اور کچھ نہ تھا۔ مولوی محمد الیاس صاحب نے انہیں کہا کہ امن کا باضابطہ انتظام کر کے مباحثہ کر سکتے ہیں۔ مگر اسطرف کون آتا تھا + ہمارے دوست ملک عادل شاہ صاحب نے جو حال وہاں کے احمدیوں پر مصائب کا لکھا ہے اُسے پڑھ کر وہاں کے غیر احمدیوں کی سخت دلی پر تعجب ہوتا ہے امید کہ حکام وقت اس کا مناسب تدارک فرمادینگے۔ احباب کلکتہ نے وہاں ایک احمدیہ لائبریری کھولنے اور بزرگان دین کے لکچر کرانے کے واسطے چندہ کیا ہے + گجرات پنجاب میں جناب خواجہ صاحب موصوف کا لکچر ۱۵ مارچ کو بڑی کامیابی کے ساتھ ہوا۔ ہزاروں آدمی جمع تھے۔ جن پر اسلام کی حقیقت اور اہل اسلام کی موجودہ حالت کی اصلاح کی ضرورت بدلائل ثابت کیگئی۔ حضرت مولوی صدر الدین صاحب نے لاہور محمڈن ہال میں الہام پر انگریزی زبان میں لکچر دیا۔ لائق لیکچرار نے ضرورت الہام کو واقعات سے ثابت کیا۔ شائقین سامعین سے تمام ہال پُر تھا۔ ڈاکٹر محمد اقبال صاحب صدر جلسہ تھے + ہمارے مکرم دوست مستری محمد موسیٰ کی پوتی فوت ہوگئی ہے احباب سے درخواست دعائے جنازہ کرتے ہیں + ہمیں اس خبر کے سننے سے بہت افسوس ہوا کہ ہمارے عزیز دوست منشی محبوب عالم صاحب احمدی لاہور کے مکان کو آگ لگنے سے ان کا تمام سامان جل گیا۔ منشی صاحب موصوف ایک نیک دل آدمی ہیں ہم امید کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنے اس نقصان کو صبر سے برداشت کیا ہوگا۔ اللہ تعالےٰ کیطرف سے اپنے بندوں پر امتحان پڑتے ہیں تاکہ وہ صبر اور استقامت کا ثواب حاصل کر کے درجات میں ترقی پاویں۔ احباب لاہور نے خوب کیا۔ جو مبلغ ۵۰ روپے نقد کی امداد منشی صاحب سے بہ اصرار تمام قبول کروائی۔ اللہ تعالےٰ کے حضور میں دعا ہے کہ وہ منشی صاحب موصوف کو پہلے سے زیادہ اپنی رحمت اور برکت سے مالا مال کرے۔ آمین + صوفی غلام رسول صاحب نے علاقہ پھالیہ۔ ہیلاں۔ لکھنا نوالی۔ رجوعہ۔ سعد اللہ پور وغیرہ مقامات پر وعظ کر کے احمدیوں کے ایمان تازہ کئے اور غیر احمدیوں پر حجت تمام کی + شیخ غلام احمد صاحب وعظ و تبلیغ کے واسطے سفر پر جانیوالے ہیں اللہ تعالےٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔

مبارک

عزیز محمد عطاء اللہ خاں پسر بابو غلام محمد خان صاحب سب انسپکٹر پولیس راجوری ریاست جموں کا نکاح دو ہزار روپیہ حق مہر پر فاطمہ بنت منشی عبد العزیز صاحب ٹیلر ماسٹر ساکنہ سیالکوٹ حال وارد میرٹھ کے ساتھ فریقین کی درخواست اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اجازت سے مسجد مبارک میں حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے بعد نماز عصر ایک جماعت احمدیہ کے سامنے خطبہ پڑھ کر اعلان کیا۔ لڑکی کے ولی حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب تھے اور لڑکے کیطرف سے عاجز نے ایجاب قبول کیا ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے اس رشتے کو بابرکت کرے اور فریقین کے واسطے موجب حصول رضائے الٰہی ہو۔

گورو صاحبان ویدوں کے پیرو تھے

اس نام کی ایک کتاب کسی سکھ صاحب سردار ارجن سنگھ نامی نے طیار کی ہے ہم گورمکھی زبان اور لٹریچر چنداں واقف نہیں اس واسطے ہم اس پر بہت رائے زنی نہیں کر سکتے لیکن جو شبد اس کتاب میں درج کئے گئے ہیں ان پر سرسری نگاہ کرنے سے ایک شبد گرنتھ صاحب کا ہماری نظر میں پڑا ہے جو مصنف کتاب کے دعوے کی بیّن تردید کرتا ہے اور وہ یہ ہے۔

"وید کتیب افترا بھائی دل کا فکر نہ جائے"

یعنی یہ وید جو بتلائے جاتے ہیں یہ کوئی کتاب مقدس نہیں ہے بلکہ کسی کا افترا ہے انسان کی بناوٹی شے ہے اس سے دل کا فکر نہیں جا سکتا اس سے صاف ظاہر ہے کہ گرنتھ کے مذہب میں وید قابل اعتبار کتاب نہیں غالباً یہ عقیدہ موجودہ ویدوں کے متعلق جن میں توریت اور انجیل سے بھی بڑھ کر تحریف اور تبدیل ہو چکی ہے اور اگر کسی زمانہ میں یہ مقدس کتاب تھی تو بھی اب وہ اصلی حالت پر نہیں ہے یہ کتاب مذکور لالہ پنڈی داس مالک لیتھو پریس بھنڈارا سے بقیمت [illegible] نسخہ مل سکتی ہے۔

رفیق یسوع

ردّ افتراء کے متعلق ہمارے نوٹ میں لفظ رفیقہ کے جو معنے ایڈیٹر صاحب نور افشاں نے دیئے ہیں وہ تو ہمارے وہم و خیال میں بھی نہ تھے اور پھر اس پر جو گالیاں ہمیں سنائی ہیں وہ شاید نزول روح القدس کا ثبوت ہے جو دیسی بھائیوں پر اترا کرتا ہے الفاظ رفیق رفیقہ ہرگز کسی بدمعنی میں اردو لٹریچر میں استعمال نہیں ہوتے اور ہمارا کبھی منشاء تھا کہ ہم ان کو کسی بُرے معنے میں استعمال کریں مفصل پھر انشاء اللہ۔

نخلۂ محبت کے تازہ خرمے

نہایت مضطرب میرا دلِ رنجور رہتا ہے ... مگر پھر بھی خدا کے فضل سے مسرور رہتا ہے
نظر آتے ہیں سب کے حسنِ دل افروز جلوے ... خدا جانے وہ ظاہر ہو کے کیوں مستور رہتا ہے
کیا کچھ بھی نہ پاس الفتِ دیرینہ ظالم نے ... وہ میرے پاس رہ کر بھی مجھ سے دور رہتا ہے
شریکِ قسمتِ موسیٰ نبی کا امتی ہوں میں ... کہ میرے طورِ دل پر اک سراپا نور رہتا ہے
نشانہائے قیامت اور تو سب ہو چکے پورے ... جو کچھ باقی بھی رہتا ہے وہ نفخ صور رہتا ہے
فدا کر دے جو اپنا مال و جان و آبرو دیں پر ... وہی دنیا میں سچی بات ہے منصور رہتا ہے
نکاتِ معرفت سُن سُن کے یہ حالت ہوئی میری ... کہ گویا میز پر افشردہ انگور رہتا ہے
سُنا ہرگز نہ قصہ ہائے محمود و ایاز ہمکو ... مجھے ہر دم خیالِ حضرتِ مغفور رہتا ہے

ڈاکخانہ قادیان

اتوار کے روز اکثر لوگ دفتروں سے ٹکٹ ..

60

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح

(مرقومہ محمد عبد اللہ صاحب بوتالوی)

مسلمانوں کی حالت!

فرمایا۔ مسلمانوں میں آیات الکتاب کا کفر بہت ہے اسی وجہ سے مسلمان تباہ ہو رہے ہیں۔ کنجر اور کنچنیاں اور بھڑوے سب مسلمان کہلانے والے ہیں۔ جیل میں بھی مسلمان زیادہ جاتے ہیں۔ میں نے ایک جیل کی بابت دریافت کیا ۵۳۳ قیدیوں میں سے ۳۲۲ مسلمان تھے۔ ایک نے کہا کہ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہاں مسلمانوں کی آبادی زیادہ ہے۔ میں نے کہا کہ چلو ذرا مدرسہ کا حال بھی معلوم کریں وہاں چودہ سو میں سے ۱۴ طالب علم مسلمان تھے۔ زانی اور لونڈے باز اکثر مسلمان حضرت علی رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر لواطت کا ذکر قرآن مجید میں نہ ہوتا۔ تو مجھے معلوم ہی نہ ہوتا کہ یہ بھی بدکاری ہوتی ہے میری فطرت بھی اس بات کو تسلیم نہ کرتی تھی۔ ایک دفعہ میں نے جب طب کی کتاب میں مرض اُبنہ کا حال پڑھا تو میں نے نہ مانا کہ ایسے اُلٹے فعل کا وجود بھی دنیا میں موجود ہے اور کہ یہ کام انسان کر سکتا ہے پھر ڈاکہ مارنے والے اکثر یہی لوگ ہیں۔ پھر عورتوں کو جائداد کا حصہ دینے سے مسلمانان پنجاب نے انکار کر دیا ہے یہ کتنا ظلم اور قرآن شریف کی خلاف ورزی ہے ہمارے ایک دوست رئیس تھے۔ میں اس وقت جوان تھا۔ ہمارے ساتھ مذہبی لڑائیاں ہوتی رہیں وہ ہمارا ساتھ دیتے تھے ایک اور رئیس ان کے مقابلہ کا تھا۔ جب وہ ملا تو اس نے کہا کہ تم نور الدین کے پاس کیا جاتے ہو۔ وہ تو وہابی ہے۔ وہ دونوں رئیس ضلع کی کمیٹی میں شریک تھے۔ جب وہ دونوں کمیٹی پر چھا دنی گئے۔ تو ہیڈ کلارک کو کہا کہ بندوبست کی مسل لاؤ۔ وہ امیر بھی آگیا۔ اس کو مسل کا وہ مقام نکال کر دکھایا۔ کہ جہاں پر عورتوں کو حصہ جائداد دینے کا فیصلہ درج تھا۔ مہتمم بندوبست نے لڑکیوں کے بارے میں سوال کیا ہوا تھا اور اس امیر نے جواب لکھایا ہوا تھا کہ ہم ان کو حصہ نہیں دینگے۔ پھر مہتمم نے سوال کیا کہ تمہارا رسول تو دیتا تھا مگر اس نے پھر یہی لکھایا۔ کہ ہمارا رواج نہیں ہے۔ اس پر اس نے پوچھا کہ رفع یدین کو تم جانتے ہو یہاں تم نے کیا کیا ہے وہ نادم ہو کر لاجواب ہو گیا۔

فرمایا۔ مسلمانوں میں کسل بہت ہے۔ خود پسندی اور خود غرضی بہت ہے۔ میرے دیکھتے دیکھتے گیارہ ریاستیں برباد ہو گئیں۔ سمرقند۔ بخارا۔ یارقند۔ دہلی اودھ۔ زنجبار۔ مصر۔ ٹیونس۔ اب ایران بھی جاتی ہے اور عرب کا سارا کنارہ جاتا ہے۔ طرابلس پر لڑائی ہے۔ مراکش بلا لڑائی کے لے لیا ہے یہ سب کچھ ہو رہا ہے مگر مسلمانوں کے کانوں پر جوں نہیں چلتی۔ ما اصابکم من مصیبۃ فبما کسبت ایدیکم۔

حالتِ طلباء

پانچ گروہ ہیں۔ علماء۔ صوفیا۔ امرا طلبۃ العلوم۔ اور عوام الناس امیر یہ چاہتے ہیں۔ کہ ہمیں کوئی دُکھ نہ دے اور ہم مزے اڑاتے رہیں۔ علماء شرعی احکام پر عامل نہیں رہے گدی نشینوں کو یہ خواہش ہے کہ ہماری طرف لوگوں کا رجوعات ہو۔ اور بس۔ خدا اور رسول کی فرمانبرداری سے نہ خود ان کو غرض ہے نہ دوسروں کو چلانا چاہتے ہیں۔ طالب علموں پر بہت مصیبتیں ہیں۔ لڑکوں کے اصلی نگران نہیں رہے۔ حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے۔ کہ المرء علے مذہب خلیلہ آدمی اپنے دوست کے مذہب پر ہوتا ہے۔ لڑکے ایک دوسرے کی صحبت میں وہ وہ باتیں سیکھتے ہیں۔ جوان کے شیطان کو بھی معلوم نہیں ہوتیں۔ خشیۃ اللہ کا کوئی علم ان کو نہیں پڑھایا جاتا۔ پندرہ برس انگریزی پڑھتے رہیں۔ اوس میں خشیۃ اللہ کا ایک مضمون بھی نہ آویگا۔ جو عربی پڑھائی جاتی ہے۔ وہ بھی خشیۃ اللہ کے خلاف کہتی ہے۔ تصوف اور اسلامی تاریخ درس میں سے نکال دی گئی ہیں۔ کیا مصیبت کا وقت ہے۔ اُنکے تفسیر پڑھنے کا یہ حال ہے کہ ایک شخص جو میرا ہم جماعت تھا۔ اور تفسیر بیضاوی پڑھا کرتا تھا۔ اس نے ایک دن فضل الدین صاحب سے کہا کہ حکیم جی تفسیر بیضاوی کا جو متن ہے۔ یہ بڑا عجیب معلوم ہوتا ہے۔ یہ کہیں سے مل جاوے تو بہت عجیب ہو۔ حکیم صاحب نے ہنس کر کہا کہ اس کا ملنا تو دنیا بھر میں مشکل ہے۔ پھر باوجود علم سے اس قدر بے خبری کہ میں دیکھتا ہوں کہ بعض طالب علم مڈل میں پہنچ کر مذاہب پر ریویو کرنے لگ جاتے ہیں۔ ایک شخص نے اپنے باپ کو تو حضرت صاحب کا مُرید کیا۔ اور پھر خود کچھ عرصہ کے بعد دہریہ ہو گیا ایک دن مجھے قادیان میں کہا کہ کوئی طاقت آپ کے پاس ہے کہ میری تسلی کرا دیوے۔ میں نے کہا کہ میں چپ کرا دونگا میں نے کہا کہ تم کوئی اعلےٰ سے اعلےٰ دلیل سناؤ۔ جو دلیل اُس نے سنائی اس کا جواب مجھے اچھا سوجھا میں نے اس کو رد کر دیا اور کہا کہ یہ دلیل تو تمہاری لغو ہے وُہ چپ ہو گیا اور کہا کہ میری ابھی تسلی نہیں ہوئی میں نے کہا کہ یہ اللہ کے اختیار میں ہے۔

(۹۔ مارچ سنہ ۱۹۱۲ء)

جنگ بدر سے جنگ یرموک تک

۲۸ حیرتناک واقعات تاریخ اسلام کے ۲ رسالوں میں نہایت دلچسپ اور دلکش پیرایہ میں شائع ہوئے ہیں جن سے تمام دنیا حیران و ششدر چلی آتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح صاحب اور حضرت صاحبزادہ مرزا محمود احمد صاحب کی سفارش ہے کہ احباب اس کو ضرور خریدیں۔ اُمید کہ اس سفارش کی خاطر خواہ قدر کیجاویگی احباب جلد توجہ فرماویں حجم ۲۸۸ صفحے۔

قیمت ایک صرف ایک روپیہ (عہ)

ملنے کا پتہ۔ منشی غلام قادر فصیح ایڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ

تحفہ بنارس پر ریویو

ایڈیٹر صاحب وقائع رنگون فرماتے ہیں:۔

"مولوی محمد صادق صاحب احمدی اڈیٹر بدر قادیان نے ۳۰۔ اپریل سنہ ۱۹۱۱ء کو جو اپنا ٹاؤن ہال بنارس میں دیا تھا۔ اس کو کتاب کی صورت میں چھپوا کر شائع کیا ہے۔ فاضل لکچرار نے ہندوؤں کی مذہبی مقدس کتابوں سے نہایت سنجیدگی و متانت کے ساتھ مورتی کھنڈن کرتے ہوئے انھیں توحید کا پیام پہنچایا ہے۔ اور اصنام پرستی کے وہمی خیالات کو زمانہ حال کے یادگاری مجسمے تطبیق دے کر ان کے خیالات کو خاص اغراض کیطرف منعطف کر کے دعوت اسلام دیا ہے۔ لکچر نہایت ہی دلچسپ صاف اور سلیس اُردو میں ہے اس کا مطالعہ مذہبی واقفیت پیدا کرنے والوں اور سچے مذہب کے طلبگاروں کے لئے خضر کامل ہے کاغذ نفیس لکھائی چھپائی صاف و خوشخط ہے۔ درخواست پر بدر ایجنسی قادیان سے ۳؍ میں مل سکتا ہے۔"

آریہ مسافر

ماہ مارچ کا آریہ مسافر کیا ہے - پنڈت لیکھرام مقتول کے سوانح کا ایک خلاصہ ہے - پنڈت صاحب کے اوائل عمر کے حالات کے متعلق جو کچھ لکھا گیا ہے اُس سے ہم کو سروکار نہیں ہمارے لئے وہ حصہ خاص دلچسپی کا ہے جہاں سے پنڈت صاحب کی خط و کتابت حضرت مرشدنا مرزا صاحب کے ساتھ شروع ہوتی ہے - حضرت مرحوم علیہ الصلوٰۃ والسلام والبرکات کے متعلق جس قسم کے الفاظ اور جس ٹون میں استعمال کئے گئے وہ آریاوں کا ہی خاص حصہ ہے - ہم اُس سے بھی درگذر کرتے ہیں - مولف نے اس خط و کتابت سے یہ بات ثابت کرنی چاہی ہے کہ پنڈت صاحب مرزا صاحب سے نشان مانگتے تھے مگر مرزا صاحب کسی حیلہ بہانہ سے ٹالدیتے تھے - جہاں تک ہم ان خطوں کو پڑھتے ہیں - ہم ان میں کوئی ایسی بات نہیں پاتے - بلکہ باوجود پنڈت صاحب کی بدزبانی اور تمسخر آمیز تحریر اور سخت الفاظی کے حضرت مرحوم نے ہر ایک خط کا نرمی سے جواب دیا ہے - پہلے اس امر پر بحث تھی کہ پنڈت صاحب اپنا لیڈر قوم ہونا کم از کم پانچ سماجوں سے تسلیم کرادیں - مگر اس امر کو پنڈت صاحب نہ کرا سکے - پھر حضرت نے دریافت کیا کہ تم بھی پیشگی روپیہ طلب کرتے ہو - اسی طرح تم بھی پیشگی روپے کہیں جمع کراؤ جو بصورت مغلوب ہونے کے تمہارے مسلم ہو جانے کی گارنٹی ہو - لیکن ہماری رائے میں اس بحث میں پڑنا اب فضول ہے - جبکہ مرزا صاحب نے پنڈت کو نشان خود ان کے اپنے وجود کے متعلق نہ صرف ان کو بلکہ انکی ساری قوم کو بلکہ تمام لوگوں کو دکھادیا - انہوں نے دیکھ لیا - اور آریہ قوم آج تک اُس نشان کی برسیاں منا رہی ہے - تو پھر اُس پُرانے قصے کا ذکر کس مطلب کے لئے ؟ کیا لیکھرام نے مرزا صاحب کے متعلق پیشگوئی نہ کی تھی - جو تین سال کی تھی ؟ اور پھر کیا مرزا صاحب نے لیکھرام کے متعلق پیشگوئی نہ کی تھی - اور اُس میں وقت اور دن بھی بتلایا گیا تھا ؟ کیا لیکھرام کی بات غلط نہ ہوئی - اور کیا حضرت مرزا صاحب کی بات سچ نہ ہوئی - آریہ بھائیو ! خواہ مخواہ غضبناک نہ ہو - لیکھرام اگر مقتول ہوا تو بار بار نشان طلب کرکے اپنی ہی بدزبانی کی چھری سے ہلاک ہوا - اب تم سوچو اور ڈرو -

باتوں کا انکار کرو - حق کو قبول کرو - آپس کے جھگڑے کو چھوڑو - اور اپنے ملیشوں کے اوتار کو مان لو تاکہ تمہارا بھلا ہو اور تم دُنیا و دین میں بہبودی اور فلاح حاصل کرو - منشائے ایزدی کو دیکھو اور اُلٹی راہ اختیار نہ کرو - خدا چاہتا ہے کہ دُنیا اس مقدس انسان کی پاک جماعت سے بھر جاوے - پس تم پیچھے رہنے والے نہ ہو - تم آریہ کہلاکر ہنود و یہود کا طریق اختیار کرکے کسی انسان کو معبود نہ بناؤ - مبارک ہیں وہ جنہوں نے خدا کے نشانوں کے آگے سر جھکایا اور شوخی سے باز آئے ؂

ملانوں کا کام

حضرت خواجہ کمال الدین صاحب کے چار لیکچر لدھیانہ میں ہوئے ہیں - قرآن شریف - اسلام کے محاسن - سیرت نبوی دُعا اور اُس کی قبولیت - یہ لیکچروں کے مضامین تھے اہل اسلام کو اتحاد کے واسطے قرآن شریف کی طرف بلایا گیا - جو ان کی ایک کتاب ہے - مگر آفرین نہیں یا نفرین ملانوں کی ہمت پر کہ ایسی پُراثر اسلامی خدمت کو دیکھ کر بڑبڑانے سے رہ نہ سکے گویا یہ بڑبڑاہٹ ان پوستیوں کی طرح ہو جو پوست کے نشے میں گھر بیٹھے ہی ہانک لگا دیتے ہیں - خواجہ صاحب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تعریف کی - انہوں نے اُس کے جواب میں حضرت مرزا صاحب کو گالیاں کا اشتہار دیکر جی خوش کرلیا - کیا اب مسلمانوں کے پاس اُن کے نبی کی تعریف کرنے والے کے لئے یہی انعام باقی رہ گیا ہے - اور انہی کرتوتوں پر مسلمان ہونے کا دعوےٰ کیا جاتا ہے ؟ لدھیانہ کے کوئی حافظ ولی اللہ خلف مولوی عبداللہ ہیں جنہوں نے یہ اشتہار شائع کیا ہے جو مخالفین سلسلہ حقہ کی حرکت مذبوحی کا ایک نمونہ ہے ؂

ابطال کفارہ کا عملی ثبوت

لاہور کے مشن کمپونڈ باغ مہاں سنگھ میں کوئی عیسائی بھائی اسحٰق خان نام تھے جنہوں نے پادری وڈ صاحب کی میم پر چھری سے حملہ کیا اور مقدمہ میں گرفتار ہوکر بارہ سال قید ہوئے - خوب ہوا - اپنے کیفر کردار کو پہنچے اور دوسرے عیسائی بھائیوں کو اپنے ماجرا سے نصیحت کر گئے - کہ کفارہ سفارہ کچھ شے نہیں - جو کروگے - سو پاؤ گے - یسوع پر ہزار ایمان لاؤ - جب بد کروگے سزا تم ہی کو ملے گی ہر شخص کو اپنی صلیب آپ ہی اُٹھانی پڑے گی - یہی یسوع نے فرمایا - اور یہی سچ نکلا - پیچھے سے جو لوگوں نے کہانیاں گھڑیں وہ سب باطل ہیں - یسوعی بنکر نہ پچھلے گناہوں کی سزا سے آدمی بچتا ہے - اور نہ اگلوں کی سزا سے بچتا ہے - اور اگر کہا جائے کہ یسوعی بنکر آدمی گناہ ہی نہیں کرتا - تو بے گناہ کو کفارے کی ضرورت نہیں - اسحٰق خان مرتد تھا - ہم اس کی سفارش نہیں کرتے لیکن اتنا تو ضرور عرض کرنا چاہتے ہیں کہ یسوعی بھائیوں کو چاہیئے تھا کہ کفارے کی لاج رکھنے کے واسطے کم از کم مشن کمپونڈ کے پناہ گزین کے قصور پر تو پردہ ڈالتے ؂

مُہر سکوت

انجمن ہدایت الاسلام پانی پت نے مہاشہ ستیہ دیو سابق منشی غلام حیدر کے سوالات کے جوابات میں ایک کتاب شائع کی تھی - نیز اُن سے زبانی اور بذریعہ خطوط کے جواب طلب کئے گئے - مگر مہاشہ صاحب آج تک کچھ بول نہیں سکے - اس خط و کتابت کو انجمن مذکور نے ایک رسالہ کی صورت میں شائع کرکے دروغگو را تا بخانہ باید رسانید والے مقولہ پر عمل کیا ہے - اس میں مہاشہ موصوف کے خطوط میں سے اردو املا و انشا کی غلطیاں نوٹ کی گئی ہیں - جو بے شک قابل افسوس ہیں لیکن ممکن ہے کہ مہاشہ صاحب کو بقول ان کے بغداد شریف میں ایک عرصہ دراز رہنے کے سبب اُردو زبان پر مہارت پوری نہ رہی ہو - باقی رہا یہ امر کہ بغداد میں رہ کر انہیں عربی بھی نہیں آئی - سو یہ بھی کچھ تعجب کی بات نہیں اور اس کے واسطے مہاشہ مذکور کو طعن دینا مناسب نہیں کیونکہ بغداد میں عام لوگ علمی زبان نہیں بولتے اور بازاری زبان ہر جگہ کی ناقص ہوتی ہے اور مہاشہ مذکور کو نہ علماء کی صحبت کا اتفاق ہوا - اور نہ کسی علمی مشغلہ میں پڑنے کا موقعہ ملا - بازاری لوگوں سے بات چیت میں چند کلمات غلط یا صحیح انہیں یاد رہ گئے تو اس میں اب ان کا کیا قصور ہے - مجھے یاد ہے ایک ریل کے اسٹیشن پر میں نے ایک شخص عربی لباس میں دیکھا - اُس محبت کے سبب جو مسلمانوں کو خاتم النبیین حضرت نبی عربی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے وطن اور ہموطنوں

کے ساتھ ہونی چاہیئے۔ مَینے چاہا کہ اُس عرب کے ساتھ کچھ باتیں کروں۔ سلام و دعا کے بعد مَینے پوچھا۔ کیا آپ کے والدین زندہ ہیں؟ تو فرمانے لگے اَبُوکْ مَاتْ اُمَّکْ مَاتْ۔ تیرا باپ مرگیا تیری ماں مرگئی بس معلوم شد کہ آپ بناوٹی عرب ہیں۔ صیغہ متکلم اور مخاطب میں فرق نہیں کرسکتے چندسال عرب میں رہ آئے اور عرب بن بیٹھے ہیں۔ ان کے اس فقرے سے دل میں رنج تو ہوا کیونکہ اگرچہ والد مرحوم مدت سے اس دار فانی کو چھوڑ چکے ہیں اللہ تعالےٰ اُن کی مغفرت کرے اور جنت میں اچھی جگہ دے مگر والدہ مکرمہ کا سایہ عاطفت اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے تا حال عاجز پر قایم ہے مگر مناسب نہ سمجھا کہ انہیں کچھ کہوں حُسن اتفاق سے ایک عرب سید میرے رفیق سفر تھے جو خاموش کھڑے اس کیفیت کو دیکھ رہے تھے۔ اُنہوں نے مصنوعی عرب صاحب کو بہت سمجھایا۔ مگر وہ کب مانتے تھے۔ کہنے لگے اصل عربی یہی ہے اور اس کا ترجمہ یہ ہے کہ میری ماں اور باپ ہر دو فوت شدہ ہیں۔ اور یہی تمہارے سوال کا جواب ہے۔۔ غرض مہاشہ مذکور اگر بالفرض بغداد کو گئے بھی ہوں۔ تو ان کی عربی ویسی ہی ہونی چاہیئے۔ اور میں اس معاملہ میں بھی ان کی اس نیکی کا قائل ہوں کہ گو انہوں نے جاہل ہو کر عالم ہونے کا دعوےٰ کیا تاہم ہندی ہو کر عربی ہونے کا دعوےٰ تو نہیں کیا۔ ہمیں مناسب نہیں کہ ہم کسی شخص کی عیب شماری ہی کریں اور اُس کی خوبی بیان نہ کریں ؛

گو ریویو کے مقصد سے یہ امر باہر ہے تاہم اس امر کا ذکر فائدہ سے خالی نہ ہوگا کہ موجودہ بول چال کی عربی کتابی زبان سے جس قدر دُور جا پڑی ہے اس سلسلہ میں بغداد کی زبان تمام دیگر علاقوں کی زبانوں سے زیادہ خراب ہے۔ یہ قرآن شریف کا معجزہ ہے کہ عرب روم مصر غرب میں ہر جگہ کتابی زبان اور علماء کی زبان آج تک وہی فصیح عربی محفوظ چلی آتی ہے۔ اور سب اس کو سمجھتے ہیں لیکن عام گفتگو کی زبان میں بہت فرق پڑگیا ہے۔ مثلاً کسی سے پوچھنا ہو کہ آپ کا نام کیا ہے تو کہتے ہیں۔ شِسْمَکْ اور یہ بگاڑ ہے ان الفاظ کا اَیُّ شَیٍٔ اِسْمُکَ۔ ہمارے سیاح دوست مولوی غلام نبی صاحب احمدی فرماتے ہیں کہ ایک جگہ میں نے چند آدمیوں کو اپنے حالات دیر تک سنائے تو ان میں سے ایک لڑکی خاتمے پر بولی۔ طِفَرْ تو نامنہا الجھایا۔ مطلب یہ تھا کہ اس شخص کی حکایات سے ہمارا سر پھر گیا ہے۔ اب ان الفاظ کو کوئی کس لغت میں تلاش کرے یہی حال ہے بیچارے مہاشہ کا ہے مسلمانوں کو ان کی عربی سمجھ میں آوے تو کیونکر۔ ہاں آریہ صاحبان کے واسطے ضرور ہے کہ ان کی قدر کریں۔ کیونکہ اندھوں میں اندھا راجا۔ ناظرین معاف فرماویں اگر مَیں نے مشہور مثل میں کچھ تغیر کیا ہے کیونکہ جس پر یہ مثل عائد کرنی ہے اس کے حقیقتِ حال سے مجبوری۔ اور اس کے واسطے موزوں یہی ہے جو مَینے کہا۔

غرض رسالہ ریویو دلچسپ ہے۔ اور غالبًا مفت دفتر انجمن مذکور سے مِل سکتا ہے ؛

کس کی عقل میں پھیر ہے

صاحبِ نور افشاں اپنے اڈیٹوریل میں خواجہ کمال الدین صاحب کے عقل کے پھیر پر ایک نوٹس درج کرتے ہیں اور وجہ یہ بیان کرتے ہیں کہ خواجہ صاحب نے اپنی کتاب ردّ افترا میں کہیں مسیح کی تعریف کی ہے اور کہیں اُسے کمزور دکھایا ہے۔ افسوس ہے کہ ہمارے معزز ہمعصر نے خواجہ صاحب کی پُرحکمت کلام پر بے فائدہ حجت بازی کی ہے۔ خواجہ صاحب نے اپنی تحریر میں اِس اصل کو مدِ نظر رکھا ہے کہ اگر ہم یسوع مسیح کی اس تصویر کو دیکھیں جو موجودہ یسوعی پیش کرتے ہیں اور موجودہ اناجیل نے بنائی ہے تو دعوےٰ تو خدائی کا ہے مگر افعال اور اعمال معمولی اخلاق سے بھی گرے ہوئے اور کمزور ہیں۔ ہاں اگر ہم آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مومنین میں داخل ہو کر آں حضور کی باتوں کو سچا مان کر حضرت عیسٰی کے حالات کو آپ کی زبان سے سنیں تو بے شک وہ ایک خدا کے نبی نظر آتے ہیں جیسا بہت سے نبی دُنیا میں ہوئے۔ بعض حضرت عیسٰے کے برابر اور بعض ان سے افضل۔ اب ایڈیٹر غور فرماویں کہ کس کے عقل میں پھیر ہے؟ باتیں بنانا آسان ہے۔ اور یورپ کی خیرات سے مشن کمپونڈ کو مفت خوروں سے بھر لینا سہل ہے مگر ردِ افترا نے جو دین یسوعی کی حقیقت کو کھولدیا ہے اُس کا اخفاء اب مشکل ہے ؛

مولوی ثناء اللہ کو انعام

ہمارا خیال ہے کہ مولوی صاحب امرت سری دل سے مانتے ہیں کہ یہ پیشگوئی (متعلق بنگال) سچی ہے اور اس پر کوئی اعتراض علمی یا عقلی وارد نہیں ہوسکتا۔ اگر ہمارے خیال کو وہ غلط سمجھتے ہیں تو اس کا آسان فیصلہ یہ ہے کہ وہ حلفیہ یہ اقرار شائع کردیں کہ "بنگال کی دلجوئی والی پیشینگوئی منجانب اللہ نہ تھی بلکہ مرزا صاحب نے محض اٹکل اور قیافہ اور موقعہ شناسی سے گھڑ کر اپنے دِل سے بنائی تھی تو ہم

پچیس ۲۵ روپیہ انعام

بلاکسی شرط وغیرہ کے فوراً ان کے حوالہ کردیں گے بلکہ جس اخبار اہل حدیث میں وہ اپنی حلفی شہادت حسب ذیل شائع کریں۔ اس پرچہ کو ۲۵ روپیہ کا وی پی کرکے ہمارے نام روانہ کردیں۔ ہم فوراً وصول کرلینگے اور وہ حلفی شہادت بلاکسی ترمیم و تحریف کے اس طرح ہونی چاہیئے کہ

میں مولوی ثناء اللہ ایڈیٹر اہل حدیث اس اللہ تعالےٰ کی جو الحی القیوم ہے قسم کھا کر کہتا ہوں کہ بنگال کی دلجوئی والی پیشگوئی خدائے عزوجل کی طرف سے نہ تھی بلکہ مرزا صاحب نے موقعہ شناسی اور قیافہ کی بنا پر دل سے بنا کر افتراءً خدائے کریم کی طرف منسوب کردی تھی اگر میں اس بیان میں جھوٹا ہوں

تو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کی وعید میں خدا مجھ کو داخل کرے آمین۔ اب اگر انہوں نے اس سچی قسم سے انحراف کیا تو تمام دنیا جان لے گی کہ ان کا دل اور زبان مرزا صاحب کی تکذیب پر متفق نہیں اور وہ ایسے اعتراض کرنے میں کاذب ہیں۔ کیا امرت سری مکذب قسم کھائے گا؟ ہرگز نہیں! (الحق دہلی)

پچاس روپیہ انعام

ہمارے شاہجہانپوری دوست مسٹر محمد علیخاں

بمبئی سے تحریر فرماتے ہیں :-

آپ نے اخبار بدر نمبر ۲۳ مورخہ ۲۹ - فروری ۱۹۱۲ء زیر سرخی (باب قادیان مفتوح ہے) جو مضمون میری تحریک سے چھاپا ہے - اس میں چند خاص باتیں چھپنے سے رہ گئیں ہیں - امید کہ دوبارہ کسی کونہ اخبار میں چھاپ کر مشکور کرینگے + بنارس میں ایک غلط افواہ کی تردید - اُنہیں غلط افواہوں میں یہ بھی مشہور کر دیا ہے - جہاں یہ کہتے پھرتے ہیں کہ قادیانی لوگ نہ کسی کو اخبار دکھاتے ہیں اور نہ اپنی کتابیں +

ایک صاحب فرمانے لگے کہ مرزا صاحب کی کتابیں بھی دیکھنے کو نہیں دیتے اور احمدی نہایت متعصب ہیں - میں نے کہا - آپ کو کونسی کتابیں درکار ہیں + آپ فرماویں میں یہاں کے احمدیوں سے آپ کو دلا دوں گا تو کہنے لگے کہ میں وہ کتابیں چاہتا ہوں جو مرزا صاحب کے سامنے کی چھپی ہوئی ہوں + میں نے کہا کہ کیا حضرت مرزا صاحب کے سامنے کی کتابوں میں اور دوسرے اڈیشن کی کتابوں میں کوئی فرق ہے تو کہنے لگے بہت بڑا فرق ہے - بہت سے مضمون تم لوگوں نے بدل ڈالے ہیں - ہم نے کتابوں کا مقابلہ کیا ہے اس لئے یہ لوگ کتابیں نہیں دکھاتے ہیں - میں نے کہا کہ میں ایک غریب آدمی ہوں اگر آپ کوئی ایسا لفظ یا بدلا ہوا مضمون دکھاویں جو پہلے اڈیشن میں چھپا تھا اور دوسرے اڈیشن میں وہ مضمون نہو فی لفظ پچاس روپیہ جرمانہ دونگا آپ مہربانی فرماکر وہ کتابیں دکھاویں - کہنے لگے تلاش کر کے دکھاؤنگا - چونکہ میرا قیام زیادہ نہوا - اس لئے وہ دکھا نہ سکے + اگر آپ مناسب سمجھیں جس میں اس غلط فہمی کا ازالہ ہو سکے - اخبار میں دیدیں تاکہ ان پر ہر قسم کی حجت ہو جاوے +

بدر - یہ بالکل جھوٹی خبر کسی خبیث نے اڑائی ہے حضرت کی کتب اس امر کی محتاج نہیں کہ ستیارتھ پرکاش اور اردو - انگریزی - اناجیل کی طرح آئے دن اُن میں تغیر و تبدل کرنا پڑے - بلکہ اگر دوسرے اڈیشن کی کتاب کی تقطیع جدا کی جائے تو پہلے اڈیشن کے صفحات ساتھ ہو دے دیئے جاتے ہیں - جیسا کہ ازالہ اوہام میں

نماز جنازہ

برادر عبد الرحمٰن صاحب لورالائی سے اپنے والد مرحوم محمد بوتخاں کے جنازے کے واسطے درخواست کرتے ہیں +

نیز منشی عثمان غنی پٹواری صاحب مرحوم کے واسطے درخواست دُعائے جنازہ ہے +

فیصلہ الٰہی اور ثنائی روسیاہی

رسالہ احمدی نمبر ۳-۴-۵ کا مجموعہ مولفہ جناب میر محمد قاسم علی صاحب اڈیٹر اخبار الحق تراہا بیرام خاں دہلی قیمت ۳٫ مولف موصوف سے مل سکتا ہے +

اس رسالہ نے تو ثناء اللہ کا فیصلہ ہی کر دیا ہے دُعا والا معاملہ جو بار بار مولوی ثناء اللہ صاحب یاد کیا کرتے ہیں اس پر ایسی مفصل مدلل بحث کی گئی ہے کہ ثناء اللہ صاحب بھی یاد ہی کرینگے - تمام احمدی برادران کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو خریدیں پڑہیں اور دوسروں کو پڑھائیں - بالخصوص وہ جنہیں پرچہ اہل حدیث پڑھنے کا اتفاق ہوتا ہے - وہ اسے ضرور دیکھیں اور مولف کی حق بیانی صاف گوئی اور دُنگو کو تابخانہ رسانی کی داد دیں +

جہاز بخیریت ہانگ کانگ پہنچ گیا ہے

مکرمی جناب مفتی صاحب سلمہ ربہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - چونکہ پلٹن نمبر ۲۶ پنجابیز کی جو بتاریخ ۲۸ ماہ جنوری ۱۹۱۲ء جہاز ڈفرن میں ہانگ کانگ جانے کے لئے کراچی سے روانہ ہوئی تھی یہ افواہ عام ہوگئی ہے کہ پلٹن مذکور کا جہاز ڈوب گیا ہے جس کے باعث ان خاندانوں میں جن کے رشتہ دار عزیز پلٹن مذکور کے ہمراہ تھے سخت تشویش اور بے چینی پھیل گئی ہے اور اس کے متعلق استنے خطوط ہر روز دریافت کے لئے موصول ہوتے ہیں کہ جنکی تعمیل بوجہ فرائض منصبی ناممکن ہے اس لئے التماس ہے کہ اس غلط افواہ کی تلافی کے لئے ازراہ ہمدردی بنی نوع آپ اپنے اخبار گوہر بار میں یہ خبر شائع فرماکر کہ پلٹن بخیریت ہانگ کانگ پہنچ گئی عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں - فقط

خاکسار ملک عطاء اللہ احمدی کلارک

ڈیپو پلٹن ۲۶ مقیم کراچی

مبارک

بابو محمد رشید خانصاحب ملازم گوجرہ کو اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے فرزند ارجمند عطاء کیا ہے - حضرت خلیفۃ المسیح نے نام عبد الرشید خاں رکھا ہے - اللہ تعالےٰ نیک بنائے اور عمر دراز باصحت و عافیت ہو +

البشریٰ

للشیعۃ واھلِ العناء - مصنفہ مولوی مرزا نذر علیخاں صاحب احمدی ساکن کوچہ چڑوہ کوبان شہر پشاور + یہ کتاب اہل تشیعہ کی خیر خواہی میں مرزا صاحب موصوف نے بزبان فارسی نہایت دردِ دل سے اور پوری تحقیقات کے ساتھ لکھی ہے زیادہ تر قرآن شریف سے استدلال کیا ہے اور نیز احادیث سے جن کو اہل تشیع تسلیم کرتے ہیں - کوئی بات بغیر حوالہ کتاب درج نہیں کی گئی - اہل شیعہ کے واسطے عجیب تحفہ ہے - احباب کو چاہیئے کہ خرید کر خود پڑہیں اور مفت تقسیم کریں - مذکورہ بالا پتہ پر مرزا صاحب موصوف سے یہ کتاب مل سکتی ہے +

اڈیٹر صاحب وطن کے خط کا جواب

جناب مولوی صاحب السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کا ایک کارڈ کئی دنوں سے میرے پاس آیا پڑا ہے - جس میں آپ نے زمیندار کے بعض مضامین کیطرف توجہ دلاکر مشورہ طلب کیا ہے - کہ آپ کو کیا کرنا چاہیئے یہ کارڈ آپ کا سب اڈیٹروں کے نام بھیجا گیا معلوم ہوتا ہے - اور امید کہ - آپ کو بہت سے مفید مشورے مل چکے ہونگے - جن کے ساتھ آپ کو اتفاق ہوگا - یا آپ اُن سے نتیجہ نکال چکے ہونگے - اور میرے جیسے گوشہ نشین کی ضرورت باقی نہ رہی ہوگی - تاہم آپ کے خط کا جواب دینا ضروری ہے - لہذا بادب عرض کرتا ہوں - کہ میرے پاس نہ روزانہ وطن آتا ہے - اور نہ روزانہ زمیندار - اس واسطے میں نہیں کہہ سکتا - کہ آپ کے کن الفاظ کے تبادلہ میں زمیندار نے وہ لفظ استعمال کئے - لیکن اسمیں شک نہیں - کہ بہرحال وہ الفاظ حد اعتدال سے بڑھے ہوئے کیا بلکہ ایک مسلمان کی شان کے شایاں نہیں - لیکن میرے کرم فرماء آپ سے معافی چاہتا ہوں - اس بات کے کہنے کے واسطے کہ یہ مضامین اُس قلم سے نکلے ہیں جس کے مضامین زیر اسم نقاش آپ وطن کے کالموں میں فخر کے ساتھ چھاپتے تھے - اور چار لاکھ جماعت احمدیہ کے

منقولات

دُنیا کا سب سے بڑا انسان

اخبار زمیندار کے پیسہ نمبر میں ایک مضمون حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ کا بعنوان بالا شائع ہوا ہے جو تملّق و دِل کلام کا نمونہ ہے۔ محمد علی کا نام ہی خوبیٔ مضمون کی گارنٹی ہے۔ مگر صادق سچ کہتا ہے کہ یہ شانِ محمدی ہے جس نے چند سطروں میں دنیا بھر کے کمالات جمع کر دینے کی راقم مضمون کو توفیق دی ہے ✤ ایڈیٹر

دُنیا میں جس قدر بڑے بڑے اور صاحب کمال انسان گزرے ہیں ان سب میں نبی عربی محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو دو خاص امتیاز حاصل ہیں۔ **ایک** یہ کہ جہاں ہر ایک صاحب کمال کا کمال فطرت یا حالات انسانی کے کسی خاص حصّہ سے تعلق رکھتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کمالات فطرت انسانی اور حالات انسانی کے تمام پہلوؤں پر حادی ہیں۔ **دوسرے** یہ کہ جہاں ہر ایک صاحب کمال نے اُسی پہلو میں کمال دکھایا ہے جسے اُس کے زمانہ یا اُس کی قوم یا اُس کی ملک کی حالت پیدا کرنے کی قابلیت رکھتی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات ایسے ہیں کہ آپ کے زمانہ اور آپ کے ملک اور آپ کی قوم کی حالت اُن کے پیدا کرنے کی قابلیت اپنے اندر نہ رکھتی تھی ✤

اگر کوئی شخص دُنیا میں اس لئے بڑا کہلاتا ہے کہ اُس نے اپنی قوم کو پستی سے نکال کر بلندی پر پہنچا دیا تو یہ بڑائی سب سے زیادہ اُس شخص میں پائی جاتی ہے جس نے ایک نہایت ہی گری ہوئی قوم کو جو نہ کبھی اپنے ملک سے باہر نکلی تھی نہ تہذیب اور علم ہی کا اُس میں کوئی چرچا تھا چند سال کے اندر نہ صرف دنیا کے ایک بڑے حصّے کا فاتح بلکہ فتوحات کے ساتھ ساتھ تہذیب و تمدن اور علوم و فنون کی روشنی کو تاریک سے تاریک کونوں تک پہنچانے والا بنا دیا ✤

اگر کوئی شخص اس لئے بڑا کہلا سکتا ہے کہ اُس نے اپنی قوم کے بکھرے ہوئے اجزا کو اکٹھا کر دیا تو اہل عرب جیسی بکھری ہوئی قوم کو جس کا ایک ایک قبیلہ پُشتہا پُشت کی خانہ جنگیوں سے ہمیشہ کے لئے ایک دوسرے سے جُدا ہو چکا تھا ایک کرنے والے سے بڑھ کر کون شخص بڑا کہلا سکتا ہے جس نے ریت کے ذرّوں کو جمع کر کے ایک مضبوط پہاڑ بنا دیا۔ وہ پہاڑ جو حوادث روزگار کی خطرناک سے خطرناک ٹکروں کے مقابلہ کے بعد آج بھی ویسا ہی مستحکم ہے جیسا پہلے روز تھا ✤

اگر کوئی شخص اس لئے بڑا ہے کہ اُس نے خدائے واحد کے نام کو دُنیا میں بلند کیا تو محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) سے بڑا دُنیا میں اور کون ہو سکتا ہے جس کی بعثت کا منشا ہی اعلائے کلمۃ اللہ تھا اور جس نے اس منشا کو ایسے کامل انداز میں پُورا کیا کہ بت پرستی اور شرک کے چہرہ پر جو نقاب پڑی ہوئی تھی وہ ہمیشہ کے لئے اُٹھ گئی اور توحید کے نور سے دُنیا جگمگا اُٹھی ✤

اگر کوئی شخص اس لئے بڑا کہلا سکتا ہے کہ اُس نے اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی تعلیم دُنیا میں پھیلائی تو اُس سے بڑا آدمی دنیا میں اور کون ہوگا جو اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ کا مصداق اعظم ہے جس کے اخلاق کی شمیم سے فضائے عالم معطر و معنبر ہے اور جس کا احسان اس لحاظ سے دُنیا پر ابد الآباد تک رہے گا۔ یہ خوشبو جسے سونگھنی ہو وہ قرآن کریم کے اوراق کی ورق گردانی کرے ✤

اگر کوئی شخص فاتح اور کشور کشا ہو کر بڑا ہو سکتا ہے تو کون شخص بڑا ہے اُس جہاں کشا سے جس نے یتیمی کے عالم میں پرورش پائی اور باوجود بے یار و مددگار ہونے کے نہ صرف فاتح بلکہ شہنشاہ بلکہ **شہنشاہ گر** بن گیا۔ اور اُس عظیم الشان سلطنت کا بانی ہوا جو آج تیرہ سو سال کے بعد بھی دُنیا کی متفقہ کوششوں کا جو اُس کے بیخ و بن سے اکھاڑنے کے لئے کی جا رہی ہیں کامیابی سے مقابلہ کر رہی ہے ✤

اگر امانت یا دیانت یا راست کرداری بڑائی کا کوئی معیار ہے جس کا مہذب دُنیا کو آجکل نظری طور پر اقرار مگر عملی طور پر انکار ہے تو اس سے بڑا اور کون ہوگا جو مہد سے لیکر لحد تک اپنے ہم چشموں اور ہمعصروں میں **الامین** کے سعادت آفرین کے لقب سے ملقب ہے ✤

اگر کوئی شخص اس لئے بڑا کہلا سکتا ہے کہ اس کا نام ایک بڑی قوم کے لئے ایک زندہ طاقت کا کام دیتا ہے تو یاد رکھو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے نام میں جو طاقت ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی طاقت نہیں اس لئے کہ یہ نام شمال و جنوب اور مشرق و مغرب کے تیس کروڑ مسلمانوں کو بلا تفریق رنگ بلا امتیاز ملک وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا کی ربانی رسی میں باندھنے والا ثابت ہوتا رہا ہے اور ہوتا رہے گا ✤

اب دوسرے پہلو کو لو۔ جب کسی قوم یا ملک میں توحید کا چرچا ہو تو ایک بڑے موحد کا پیدا ہو جانا۔ جب فلسفیانہ تحقیق کا عام رواج ہو تو ایک بڑے فلسفی کا پیدا ہو جانا جب قوم یا ملک کی حالت بیرونی حملوں کے باعث قوم کے اندر جنگ کا جوش پیدا کر رہی ہو تو ایک بڑے فاتح کا پیدا ہو جانا جب قوم کی توجہ عام طور پر اخلاق کیطرف ہو تو اخلاق کے ایک بڑے معلّم کا پیدا ہو جانا جب قوم میں شعر و شاعری کا شوق بڑھ رہا ہو تو ایک بڑے شاعر کا پیدا ہو جانا عین اُن حالات انسانی کے مطابق ہے جن کا مشاہدہ تاریخ ہمیں کراتی ہے۔ مگر ایک سخت بُت پرست قوم کے اندر جو شرک کی نجاست میں لتھڑی ہوئی ہو اور توحید سے مطلقاً نا آشنا ہو ایک ایسے شخص کا پیدا ہو جانا جس کی فطرت کے اندر ہی بتوں سے تنفر ہو اور پندرہ سولہ سال کی عمر ہی میں لات و عزّیٰ کا واسطہ دیئے جانے پر نہایت جرأت سے یہ کہہ دے کہ مجھے دنیا میں کسی چیز سے اس قدر نفرت نہیں جتنی ان پتھریلے معبودوں سے ہے اور جو **خالص توحید کا معلّم واحد** ہو۔ ایک ایسی قوم کے اندر جو توہم پرستی میں حد سے گزری ہوئی ہو ایک اعلیٰ درجہ کے فلسفیانہ دماغ رکھنے والے دشمن توہم پرستی کا پیدا ہو جانا ایک ایسی قوم کے اندر جس پر علم کی روشنی کی ایک کرن بھی نہ پڑی ہو اس روشنی کو دنیا کے تاریک سے تاریک کونوں تک پہنچانے والے انسان کا پیدا ہو جانا۔ ایک ایسی قوم کے اندر جو شیرازہ جمعیت کے بکھر جانے کے باعث اِس بات کے سمجھنے سے بھی عاری ہو چکی ہو کہ قومی وحدت بھی کوئی چیز ہے وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا کی ندائے بلند کرنے والے کا پیدا ہو جانا۔ ایک ایسی قوم کے اندر جو اخلاق فاضلہ سے اس قدر دُور جا پڑی ہو کہ اخلاق رذیلہ پر فخر کرنا اُس کا شیوہ ہو چکا ہو "خُلق عظیم" کا سبق دینے والے اور "تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ" کا نعرہ مارنے والے کا پیدا ہو جانا۔ ہاں اس قوم کے اندر جو شراب نوشی اور قمار بازی میں دُنیا کی کل قوموں پر فوقیت لے جا چکی ہو دنیا سے شراب نوشی اور قمار بازی کے استیصال

کے ایک ہی کوشش کرنے والے کا پیدا ہو جانا پھر اُس قوم کے اندر جو عورت کو اس قدر ذلیل سمجھتی ہو کہ زندہ لڑکی کو گاڑ دینا اُس کے بڑے آدمیوں کا فخر ہو۔ عورتوں کی عزت اور عورتوں کے اُن حقوق کے قائم کرنے والے کا پیدا ہو جانا جو آجکل کی تہذیب بھی طبقہ نسواں کو نہیں عطا کر سکی اور بالآخر اُس قوم کے اندر جس میں صدیوں کی باہمی لڑائیوں سے جنگجوئی کو فخر انسانیت سمجھا جاتا ہے ایک ایسے شخص کا پیدا ہو جانا جو جنگ کے نام سے متنفر ہو یہ وہ باتیں ہیں جن کے لئے تاریخ کسی دوسرے آدمی کا نمونہ نہیں دکھا سکتی اور جن سے معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ظلمتوں اور نجاستوں کے اندر اس نور اس لطافت کو تیار کرنے والا اللہ تعالےٰ کے سوا اور کوئی نہ تھا ✤

ہم نے کہا ہے کہ رسول اللہؐ جنگ کے نام تک سے کارہ تھے۔ یہ قول کسی قدر تشریح کا محتاج ہے گو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے صحابہ کی جانیں بچانے کے لئے آخر لڑائیاں کرنی پڑیں۔ لیکن یہ ایک مجبوری تھی۔ آپ نے لڑائیوں سے بچنے کے لئے جو ممکن تدبیر تھی اختیار کی۔ اپنے صحابہؓ کی ایک جماعت کو غیر ملک میں بھیجدیا۔ ہر قسم کی تکالیف بغیر مقابلہ کرنے کے سہیں۔ آخر خود بھی باقی صحابہؓ کے ساتھ شہر کو چھوڑا املاک کو چھوڑا۔ گھر بار کو چھوڑا۔ مگر جب کسی طرح دشمن آپ کے تعاقب سے باز نہ آئے۔ اور مٹھی بھر مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے سب متفق ہو گئے تو آخر آپ کو جنگ کرنی پڑی۔ لیکن اس حالت میں بھی آپ کو جنگ سے اُنس نہ تھا چنانچہ انہی ایام میں جب آپ کا پہلا نواسا پیدا ہوا تو آپ نے حضرت فاطمہؓ سے دریافت کیا کہ تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے چونکہ عرب ایک جنگجو قوم تھی۔ اور ان میں ایسے نام بکثرت رکھے جاتے تھے جو اُن کی اس اُفتادِ طبیعت پر دلالت کریں۔ حضرت فاطمہؓ نے جواب دیا کہ ہم نے بچے کا نام حرب رکھا ہے جس کے معنے ہیں جنگ۔ آپ نے فرمایا نہیں اس کا نام حسن رکھو۔ اسی طرح دوسرے نواسے کی پیدائش پر جب آپ نے پھر نام دریافت فرمایا تو جواب ملا کہ حرب۔ آپ نے ارشاد فرمایا کہ نہیں اس کا نام حسین رکھو۔ حرب کے نام کو حسن اور حسین سے بدلوانا۔ آپ کی دلی کیفیات اور قلبی احساسات کا اصلی مرقع ہے ✤

مسلم تو صلح کرنے والا ہے۔ جنگ زبردستی لوگ اُس کے گلے منڈھ دیتے ہیں۔ اب بھی اگر مسلمانوں کو جنگ کرنی پڑی ہے تو بدرجہ مجبوری۔ یعنی جب اُن کی قومیت اور ہستی کو مٹانے کی کوشش کیجاتی ہے تو آخر انہیں انہی ہتھیاروں سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے جن سے اُن پر حملہ کیا جاتا ہے ✤

یورپ کی ہوشیاری کا ایک نمونہ

کارخانہ کرپ

جرمنی میں کرپ کا کارخانہ بہت مشہور ہے۔ جہاں کے چاقو چھریاں وغیرہ تمام دنیا میں پسند کیگئی ہیں اور جرمن گورنمنٹ اس سے بھاری بھاری توپیں اور بندوقیں بنواتی ہے جو "کرپ" کے نام سے مشہور ہیں وہ اسی جگہ تیار ہوتی ہے حال ہی میں وہاں سے پندرہ انچ قطر کی توپ بن کر نکلی ہے جسکی مار میلوں تک ہے ✤

سنہ ۱۹۰۶ء میں اس کا بانی اور مالک کرپ مرگیا۔ تو اسکی بیٹی برتھا اسکی وارثہ بنی۔ جس نے تھوڑے ہی عرصے کے بعد ایک شخص باآخ سے شادی کرلی۔ شادی سے پیشتر مس برتھا کرپ تمام دُنیا میں متمول عورت سمجھی جاتی تھی۔ کیونکہ اس کے موروثی کارخانہ سے اسے ڈیڑھ کروڑ روپیہ سالانہ آمد ہوتی ہے۔ کارخانہ کرپ ایسن میں ہے جسکی آبادی ڈھائی لاکھ ہے اس کارخانہ میں چالیس ہزار آدمی کام کرتے ہیں۔ ساڑھے تین ہزار اسٹیم انجن پندرہ سو بھٹے پانچسو اسٹیم کرین (بھاری بوجھ اُٹھانے کی کلیں) دو سو دخانی ہیمر (ہتھوڑے) اور کئی دیگر کلیں ہیں کئی سو لہے اور کوئلہ کی کانیں (ویسٹ فالیہ میں) بہت سی پتھر کی کانیں اور جہازوں کا ایک بیڑہ بھی اسی کی ملکیت ہے جو ہسپانیہ سے خام لوہا لاتا ہے۔ کارخانہ کے اندر پچاس میل ریلوے اور ایک سو میل تار۔ دو سو میل ٹیلیفون کا سلسلہ ہے ✤ شاید اتنا بڑا کوئی اور کارخانہ دُنیا میں نہیں ہے۔ اسکے کئی صیغے ہیں۔ گورنمنٹ کا سلح خانہ اس کے اندر ہے وہاں پرائیویٹ تاجروں کا سا کاروبار چلتا ہے۔ انڈسٹریل کارپوریشن۔ آئرن ادرکس یہ جہاز سازی کا کارخانہ اور بندوقیں توپیں وغیرہ اسلحہ بنتا ہے۔ باوجود اس کے بھی وہ بظاہر ایک بڑا کارخانہ ہے۔ بہت سے کارخانوں کا مجموعہ نہیں ہے۔ یہ کارخانہ ہر قسم کا بنج وبیوپار کرنے کو تیار رہتا ہے اس کا سلسلہ نصف سلطنت جرمنی کے اندر پھیلا ہوا ہے اور اُسکی شاخیں ہسپانیہ تک پھیلتی ہیں۔ کارخانہ کا انتظام نہایت اعلےٰ درجہ کا ہے۔ خبر رسانی کا انتظام ایسا اچھا ہے کہ محکمہ جات جنگ و بحر اس پر بہت بھروسہ کرتے ہیں اس کا محکمہ خبر رسانی ایک بڑی عمارت کے اندر ہے۔ ایک بڑا منیجر اور دس اس کے مددگار اس کے منتظم ہیں۔ ہر ایک مددگار منیجر انجینئری کے ایک خاص صیغہ کا انچارج ہے وہاں دُنیا کے سب اخبارات پڑھے جاتے ہیں۔ ان کو چھانٹا اور ان پر نکتہ چینی کیجاتی ہے۔ ہر مہینہ اس محکمہ کیطرف سے ایک اخبار پرائیویٹ اشاعت کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں انجینئری۔ فزکس کیمسٹری اور دیگر علوم و فنون کے نئے سے نئے خیالات اختراعات ایجادات اور کشافات کا ذکر ہوتا ہے اور اسی عمارت کے اندر دُنیا کے اُن معاملات کی خبریں بھی مسلسل پہنچتی ہیں۔ جو ہر کس و ناکس کے علم سے بالکل بعید اور پوشیدہ رہتے ہیں یہ صیغہ خبر رسانی بہت عجیب و غریب ہے قیصر جرمنی اس میں حصہ لیتے ہیں۔ اور اس سلطنت کے اندرونی اہم معاملات کا اس سے بہت گہرا علاقہ ہے۔ جرمن سفراء غیر ملکوں میں اس کارخانہ کے فوائد کی خاص نگرانی کرتے ہیں۔ پھر وہ کیوں پوشیدہ سے پوشیدہ باتوں کا علم حاصل نہ کرے اور اطلاع حاصل کرنا اس کا کام ہے۔ چاہے اس کے لئے کچھ ہی کیوں نہ کرنا پڑے ✤

جتنے ملازم ہیں۔ ان کی بڑی سختی سے نگرانی کی جاتی ہے انہیں کارخانہ کی اندرونی حالت کا اسی قدر علم ہے جس قدر جاننا اس کے لئے لازم ہے۔ کوئی آدمی بلا خاص اجازت حاصل کئے۔ دوسرے ڈیپارٹمنٹ میں نہیں جا سکتا۔ دفتر کے تمام کاغذات رات کے وقت بھاری بھاری آہنی صندوقوں کے اندر بند کئے جاتے ہیں چوکیدار مقرر ہیں۔ جو کاریگروں اور مزدوروں کے جانے آنے کے وقت کو لکھتے رہتے ہیں۔ ذمہ وار افسروں کو اتنی بھاری بھاری تنخواہیں دیجاتی ہیں کہ وہ رشوت سے مستغنی رہتے ہیں اور وہ کارخانہ کے بھیدوں سے واقف کار ہوتے ہیں گو کام کرنے والوں کو ہلکی اُجرت ملتی ہے مگر ان کی بہبودی کے لئے خاطر خواہ انتظام ہے کارخانہ کی طرف سے سینکڑوں مکانات کاریگروں کے لئے بنے ہوئے ہیں۔ جن کا برائے نام کرایہ لیا جاتا ہے۔ اور بعض حالتوں میں مکان بنانے کے لئے ان کو روپیہ قرض دیدیا جاتا ہے۔ پچھتر ہزار روپیہ تک اس کی کمائی کا کارخانہ اپنے ہاں جمع کرلیتا ہے۔ اور

پانچ فیصدی سود دیتا ہے۔ کارخانہ کیطرف سے ایک کوآپریٹو اسٹور بھی ہے۔ جہاں ارزاں اشیاء خوردنی اور نوشیدنی و پوشیدنی کا اہتمام ہے۔ اور پھر سال کے اختتام پر اس کو کچھ منافع دیا جاتا ہے۔ کارخانہ کیطرف سے ڈاکٹر اور دوا کا انتظام بھی ہے۔ کھیلنے کے لئے کلب پڑھنے کے لئے لائبریری۔ اسکول کانسرٹ وغیرہ وغیرہ کا اچھا بندوبست ہے الغرض اسکی آسایش کا معقول انتظام ہے۔ کارخانہ کیا ہے۔ گورہ سپاہ کی بارک ہے جتنے گلاس شراب کے کوئی آدمی پیتا ہے۔ وہ بھی لکھے جاتے ہیں۔ تاکہ دیکھا جائے کہ کون آدمی زیادہ خرچ کرتا ہے۔ اس سے یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ فلاں آدمی جو اتنا روپیہ شراب پر خرچ کرتا ہے کہاں سے لاتا ہے +

سو سال ہوئے جب اس کارخانہ کی بنیاد ایک دیہاتی لوہارنے ڈالی تھی۔ جو مسٹر بنھا (کرپ) ... خ کا پڑدادا تھا۔ دنیا کا کوئی کارخانہ اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ جس نے اپنا اس قدر رسوخ اور اقتدار پیدا کر رکھا ہے + (از روزانہ پیسہ اخبار)

اسلام میں مساوات

جس نے کلمہ پڑھا وہ پہلے مسلمانوں میں بلا کسی خصوصیت کے مل گیا۔ نہ قوم ہی اور نہ قومیت نہ ملک رہا اور نہ ملکی توہمات۔ مسلمان بن گیا۔ اور مسلمان ہو گیا۔ قوم بھی مسلمان اور وطن بھی مسلمان۔ عبادت ریاضت۔ زہد و اتقا کی تمام منزلوں میں سو برس کے مسلمان اور ایک روز کا مسلمان دونوں برابر ہیں۔ رشتہ میں ناطہ میں۔ خطاب میں عتاب ثواب میں۔ عذاب میں سب یکساں ہیں۔ مجھے یاد ہے کہ ایک مرتبہ غالباً ۱۸۹۳ء میں نواب صادق محمد خان مرحوم والئے بھاول پور مسجد شاہی لاہور میں جمعہ کی نماز پڑھنے آئے تو صف آخر میں ایک چوہڑہ نو مسلم بیٹھا ہوا تھا۔ جس کے کپڑے کسی قدر میلے کچیلے تھے۔ نواب مرحوم کے چوبدار نے نزدیک آکر کہا کہ حضرت نواب صاحب تشریف لاتے ہیں ذرا اُدھر ہو جاؤ +

اللہ اکبر۔ کل کے ایک چوہڑے مسلمان نے کس جرأت سے جواب دیا۔ کیا خدا کے گھر میں بھی نوابی اور غربت میں کوئی نسبت ہے۔ کوئی نہیں۔ میں نہیں ہٹوں گا یہ خانہ خدا ہے +

نواب صاحب نے یہ سنکر چوبدار کو کہا کہ سچ کہتا ہے۔ میں اس کے ساتھ ہی بیٹھوں گا۔ اللہ اکبر یہ نومسلم نہیں بول رہا تھا +

"یہ چوہڑہ نہیں بول رہا تھا +

"یہ کسی غریب کی آواز نہ تھی +

"یہ کسی قلاش کی صدا نہ تھی +

"یہ کسی عامی کا حوصلہ نہ تھا +

"یہ احمدؐ کی صدائے مبارک تھی +

"یہ رسول عربی کی آواز تھی +

"یہ محمدؐ کی جبروت تھی

"یہ رسالت مآب کی تعلیم تھی +

"یہ عرب ریغا رمر کی تربیت تھی +

یہ وہ حق تھا۔ یہ وہ دعوے تھا۔ کہ جو محمدؐ کی تعلیم نے مسلمانوں کے دلوں میں پیدا کیا تھا۔ یہ وہ جوش تھا کہ جو کلمہ کے چار حروف کے پڑھنے سے خون کی طرح ساری رگوں میں دورہ کرنے لگتا ہے +

یہ وہ جبروت تھی جو اسلام کی شان اور اسلام کی برکت ہے یہ وہ پیغام تھا جو اسلام نے دنیا کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک صداقت کے ساتھ پہنچایا ہے یہ وہ برکت تھی کہ جسکی وجہ سے مسلمان صدیوں تک با اقبال باشان باحشمت مسلمان رہے یہ وہ یمن تھا جسکی بدولت دنیا کے بہتیرے حصص میں مسلمانوں کے سروں پر حکومت کا تاج رکھا گیا۔ یہ وہ شان تھی جو اسلام کی عظمت اور اسلام کی وقعت کا سرتاج تھی۔ یہ وہ تعلیم تھی کہ جو اسلام کے سوائے کسی اور مذہب میں نہیں پائی جاتی۔ یہ وہ مبارک فلسفہ تھا کہ جس سے یونان اور یورپ کے فلاسفر بھی اخیر تک ناآشنا رہے۔ یہ وہ تلوار اور وہ شمشیر تھی کہ جس کا ساری دنیا میں کوئی مقابلہ نہ کر سکا۔ یہ وہ دھار تھی جو کسی سے نہ کٹ سکی۔ یہ وہ نشانہ تھا جو کبھی خالی نہ گیا + (وطن)

رسید زر

(۱۳۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۱ء)

منشی غلام نبی صاحب ۱۰۹۹ للعہ ملک حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ للعہ
بابو محمد افضل صاحب ۱۳۰۸ للعہ منشی محمد اسمٰعیل صاحب ۴۹۲ للعہ
منشی عبد اللہ صاحب ۲۶۳۳ للعہ منشی فضل الٰہی صاحب ۱۶۴۰ للعہ
سید محمد شاہ صاحب ۱۱۷۱ عہ میاں نور محمد صاحب ۱۷۵۹ للعہ
مولوی عبد الرحمان صاحب ۲۰۴۲ عہ منشی طالب علیخان صاحب ۲۰۷۷ عہ

مشن سکول اور مسلمان لڑکیاں

ہم متعدد آرٹیکلوں میں دکھا چکے کہ مسیحی مشنری مسلمانان عالم کو کس طرح جا و بیجا طریقوں سے عیسائی بنانے میں مصروف ہیں۔ اُن کی حکومتوں کا جال اتنا وسیع ہے کہ اُس سے بچ نکلنا معجزہ سے کم نہیں۔ تاہم اپنی کمزور طاقت کے مطابق جس قدر بھی کوشش ہو سکے اس سے دریغ نہیں کرنا چاہیئے مسلمان لڑکوں اور خصوصاً مسلمان لڑکیوں پر جو برباد کن اثر مشن سکولوں کی تعلیم نے ڈالا ہے اُس سے کوئی باخبر مسلمان ناواقف نہیں ہے مگر با اینہمہ یہ کس قدر افسوسناک بات ہے کہ ہم سب کچھ اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے بھی وہی کرتے ہیں جسکو ہم سمجھتے ہیں کہ ہمارے پاک و برگزیدہ مذہب ہی نہیں بلکہ ہماری ہستی کے لئے بھی مہلک ہے۔ حال ہی میں عیسائی عورتوں کی عالمگیر ایسوسی ایشن کا ایک جلسہ بمقام لنڈن منعقد ہوا۔ مسز جے۔ ایچ ٹرین پریذیڈنٹ ایسوسی ایشن ہذا نے بیان کیا +

ایسوسی ایشن کے لئے اسوقت ٹرکی میں بیش بہا مواقع موجود ہیں جہاں گورنمنٹ پہلی مرتبہ باقاعدہ طور پر مسلمان لڑکیوں کو مسیحی سکولوں میں بھیج رہی ہے"

ہم نہیں سمجھتے یہ افسوسناک حالت کب تک قائم رہیگی مسز موصوف کے بیان سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ انہوں نے ٹرکی میں مسلمان لڑکیوں کے لئے جال پھیلا رکھا ہے جس میں اب پہلی مرتبہ گورنمنٹ کی عنایت سے مسلمان لڑکیاں باقاعدہ طور پر پھنسنے لگی ہیں۔ واقعہ میں یہ شکار کا بہت اچھا موقع ہے اور مشنری عورتوں کو اس سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے +

ہم مسلمانان ہند کو اس طرف خاص توجہ دلاتے ہیں اور اُنہیں اُن نتائج سے متنبہ کرتے ہیں جو لڑکیوں کو مشنری سکولوں میں بھیجنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ ہمیں معلوم ہوا ہے کہ اندر تسر میں ایک مسلمان اُستانی کو ایک مشنری لیڈی اغوا کر کے لے گئیں اور جب اُس عورت کے ورثا اُسے چھڑا کر واپس لے آئے تو لیڈی صاحبہ نے اُن پر نالش دائر کر دی۔ مقدمہ عدالت میں پیش ہے۔ جب مسیحی مشنری اُستانیوں پر بھی ہاتھ صاف کرنے سے دریغ نہیں کرتے تو کم سن لڑکیوں کا تو خدا ہی حافظ ہے +

(وکیل)

مراسلت

شیعوں کے مہدی موعودؑ

جب سے حضرت مرزا صاحب مغفور و مبرور نے مہدویت کا دعوے فرمایا ہے۔ ہزار در ہزار بلکہ لاکھوں اہل اسلام حلقہ ارادت میں داخل ہو چکے ہیں اور ہو رہے ہیں اس کے ساتھ ہی ناحق شناس علماء برابر مخالفت کر رہے ہیں اور لوگوں کو اس چشمہ ہدایت سے سیراب ہونے نہیں دیتے نہ اقتضائے زمانہ کا ان کو خیال ہے نہ ظہور علامات و آیات متعلقہ مثلاً خروج دجال - خر دجال - فتنہ یاجوج ماجوج وغیرہ کی حقیقت پر ان کو نظر ہے

از خود نہیں تو کہے سے تو سوچا کرو کبھی
کیا کر رہے ہو چاہ رہا ہے زمانہ کیا؟

کاش! سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مخالف اس عقیدہ میں باہم متفق الرائے ہی ہوتے لیکن حقیقت حال یہ ہے - کہ اہل سنت ایک ایسے مہدی کے منتظر ہیں جس پر اہل سنت کو اتفاق نہیں ایک دفعہ میرے آقائے نامدار سردار محمد اسماعیل خاں صاحب نے بھری مجلس میں دریافت فرمایا تھا کہ مرزا صاحب کے حق میں تمہارا کیا عقیدہ ہے میں نے عرض کیا کہ ہم ان کو امام زمان اور مہدی معہود اور مسیح موعود مانتے ہیں - حاضرین مجلس جو سُنّی تھے - فرمانے لگے کہ مہدی مسعود تو بنی فاطمہ سے ہونا چاہیئے تھا اور میرزا صاحب تو غالباً بنی فاطمہ سے نہیں ہیں - میں نے کہا کاش! کہ اسی پر فریقین شیعہ و سنی کا اتفاق ہو جاوے مثلاً آپ خود فرماتے ہیں کہ مہدی بنی فاطمہ سے ہونا چاہیئے اور شیعوں سے کہے جو مہدی ہیں امام حسن عسکری علیہ السلام [illegible] ہیں انہی کو وہ بارہویں امام مانتے ہیں جن کی پیدائش ۲۵۵ھ میں ہو چکی ہے ان سے بڑھ کر اور کون بنی فاطمہ سے مہدی ظاہر ہوگا پھر اہل سنت کو دوسرے مہدی کا کیوں انتظار ہے - جو ابھی پیدا ہی نہیں ہوئے اس پر وہ معترض صاحب خاموش ہو گئے -

آمدم بر سر مطلب - ظہور مہدی کا چرچا اگرچہ پہلے کو بھی ہند و پنجاب میں ہو رہا تھا لیکن عوام نے جو اپنے متعصب علماء کے زیر اثر تھے وہ مرعوب جیسے نظر آتے تھے - اس سال میں جب سے حسن نظامی صاحب دہلوی نے شیخ سنوسی اور ظہور مہدی کا رسالہ اردو زبان میں شائع کیا اور اسمیں لکھ دیا کہ حضرت امام اس سال یعنی سنہ ۱۳۳۰ھ میں ظہور فرما دینگے - پھر اسی رسالہ کا اشتہار اکثر اخباروں میں بھی دیکھا جاتا ہے یہ خیال ملک کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک دلوں میں موجزن ہو رہا ہے لیکن اہلحدیث امرتسر کے اڈیٹر صاحب کو تردید کی ضرورت محسوس ہوئی اور اپنے مذاق کے مطابق انھوں نے دو چار حدیثیں ایسی لکھ دیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اس قدر جلدی مہدی کا ظہور کسی طرح پر ممکن نہیں بلکہ ابھی اور بہت مدت مدید تک امت کو انتظار کرنا چاہیئے - مگر اس میں شک نہیں کہ حسن نظامی صاحب کا رسالہ ایک قابل قدر تحفہ ہے رسالہ کیا ہے گویا بلاد اسلامیہ کے علماء کا عموماً اور علے الخصوص صوفیاء و فقرائے عظام حال کے خیالات کا ایک مرقع ہے - ظہور مہدی کے لیے تمام مسلمانوں کی نگاہیں خطہ عرب کی طرف لگی ہوئی ہیں خصوصاً ہمارے ہند و پنجاب کے مسلمانوں کی - اور سرزمین ہند کے ایک معمولی گاؤں کو یعنی قادیان کو بھول کر بھی ظہور مہدی کے لائق نہیں جانتے اس رسالہ سے ہم کو اور ہمارے مخالفوں کو اس قدر تو معلوم ضرور ہو گیا کہ مہدی کے متعلق خود وہاں کے بزرگان ملت کے کیا خیالات ہیں

اکثر مخالف احباب نے مجھ سے کہا کہ کیوں جی اگر اس سال اصلی مہدی عرب سے پیدا ہو گیا تو تم کیا کرو گے - میں نے کہا خدا کرے کہ ایسا ہو جائے تو چشم ما روشن و دل ما شاد ہم رجوع کر لیں گے لیکن آپ فرمائیں اگر کوئی پیدا نہ ہوا تو آپ کا کیا حال؟ نہ اِدھر کے رہو گے نہ اُدھر کے - یہ مختصر کوائف تو اہل سنت کے مہدی کے متعلق ہیں اب رہا شیعوں کا مہدی -

قبل اس کے شیعوں کے مہدی کے متعلق عرض کیا جاوے میں اس مضمون کیطرف قوم کو توجہ دلانے کے بغیر نہیں رہ سکتا جو ماہ جنوری کے رسالہ تشحیذ الاذہان میں حضرت اکمل نے زیر عنوان "احمدیوں کا عقیدہ امام مہدی کے متعلق" نہایت قابلیت سے شائع فرمایا ہے مضمون کیا ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے وخیر الکلام ما قل و دل - اس سے ثابت ہوتا ہے کہ احمدیوں کا عقیدہ دوسرے لوگوں کی طرح محض روایات پر مبنی نہیں ہے بلکہ بہت سے واقعات بھی اس کی تائید کرتے ہیں -

الغرض! واضح ہو کہ شیعہ ایک خاص گروہ کا نام نہیں ہے - بلکہ ان کے بہت سے فرقے ہیں اور ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ سے مختلف ہے اور پھر لطف یہ ہے کہ زیادہ تر اختلاف مسئلہ امامت کے متعلق ہی ہے جو تشیع کا بنیادی اصول کہنا چاہیئے یہی وجہ ہے کہ ایک گروہ دوسرے کو کافر کہتا ہے - ہند و پنجاب میں اکثر شیعہ آباد ہیں یہ بھی ایک فرقہ منجملہ فرق شیعہ کے ہے اس میں شک نہیں کہ سب فرقے حضرت علیؓ اور حسینؓ علیہم السلام کی امامت تک تو متفق ہیں لیکن امام حسین علیہ السلام کی شہادت کے بعد ہی فرقہ کیسانیہ نے حضرت محمد بن حنفیہ کو امام مفترض الطاعۃ مانا جو حضرت علیؓ کے صاحبزادے تھے اور امام زین العابدین ابن امام حسین کی امامت سے انکار کر دیا - یہ کیسانیہ گروہ اس قدر زبردست تھا کہ انہی کی نظر عنایت سے بنی عباس کو خلافت نصیب ہوئی تھی - ان کا عقیدہ ہے - کہ محمد بن حنفیہ ایک پہاڑ جس کا نام کوہ رضوی ہے اور مدینہ منورہ کے نزدیک ہے اس میں غائب ہو گئے - اور ایک زمانہ میں مہدی موعود بن کر وہی ظہور فرما دیں گے اور دنیا میں عدل و انصاف قائم کریں گے -

دوسرا گروہ زیدیہ شیعوں کا ہے جو حضرت زید شہید ابن حضرت امام زین العابدین علیہما السلام سے منسوب ہے - برخلاف دوسرے شیعوں کے وہ اپنے امام کو ہی امام زمان جانتے ہیں - ملک یمن زیدیہ شیعوں کا قدیم مسکن ہے - آجکل ان کر امام حضرت یحیٰی ہیں - علے ہذا القیاس شیعوں کے کئی فرقے ہیں اور اہلبیت کرام کے بارہ اماموں میں سے کسی نہ کسی امام سے ہر فرقہ منسوب ہے، اور ہر ایک اپنے ہی امام کو مہدی موعود قرار دیتے ہیں -

پھر امام حسن کی اولاد سے اور بعض نے آئمہ اثنی عشر کی اولاد سے بھی مہدی الزمان ہونے کے دعوے کئے - جن کی تفصیل کا یہ موقعہ نہیں ہے اور سب کے سب بنی فاطمہ سے تھے باوجود اس کے ہمارے آجکل کے مخالفین بباعث ناواقفیت تاریخ اسلام کے برابر کہے جاتے ہیں کہ مہدی بنی فاطمہ سے ہونا چاہیئے - جو شیعہ ہمارے ملک ہند و پنجاب میں ہیں - یا ایران میں آباد ہیں یہ اثنیٰ عشریہ فرقہ کے ہیں یہ لوگ حضرت علی سے لے کر حضرت مہدی تک جو بارہ امام ہیں - اُن سب کو امام برحق مانتے ہیں اور ساتھ ہی بارہویں امام یعنی مہدی

مہدی کو جو سنہ ۲۵۵ ہجری میں سامرہ میں پیدا ہوئے تھے انہی کو اب تک زندہ مان کر مہدی موعود مانتے ہیں ان کا عقیدہ ہے کہ وہ بباعث کثرت اعداء و قلت انصار کے لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں۔ چنانچہ جعفر قمی نے اپنی مایۂ ناز کتاب (اکمال الدین) میں لکھا ہے۔ لئلا یکون لاحد فی عنقہ بیعۃ اذا خرج۔ و یبعث القائم ولیس فی عنقہ بیعۃ لاحد۔ لا بدّ للقائم من غیبۃ قلت ولم قال یخاف علی نفسہ وامی بیدہ علی بطنہ۔ یہ سب کلمات ائمہ اہل بیت کی احادیث کے ٹکڑے ہیں جن کے مختصر معنے بہ ترتیب یہ ہیں کہ امام اس واسطے غائب رہیں گے تاکہ بوقت خروج ان کی گردن میں کسی کی بیعت کا جوا نہ ہو۔ حضرت مہدی کے لئے غائب رہنا ضروری ہے۔ راوی کہتا ہے۔ میں نے عرض کیا کیوں؟ تو امام نے فرمایا کہ اپنی جان کے خوف کے باعث اور یہ کہہ کر اپنے پیٹ کی طرف اشارہ کیا دیکھو کتاب اکمال الدین باب ۴۸ فی علۃ الغیبۃ صفحہ ۲۶۵ مطبوعہ ایران۔ اسی طرح کتاب مذکور کے صفحہ ۱۷۰ پر ایک روایت ہے۔ کہ انّ غیبۃ فی صاحب زماننا وقعت من جہۃ الطواغیت۔ یعنے امام مہدی کی غیبت کی وجہ ظالموں کے غلبہ کی وجہ سے ہوگی۔

اسی طرح صفحہ ۲۴۲ میں عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے کہ میں نے محمدؐ بن عثمان سے دریافت کیا یہ محمدؐ بن عثمان امام مہدی کے نائب تھے کہ مجھ کو فرمایئے کہ آپ نے کبھی امام مہدی کو اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے تو آپ نے فرمایا۔ قال نعم ولہ رقبتہ مثل ذی واشار بیدہ الی عنقہ۔ یعنی کہ ہاں دیکھا ہے لیکن ان کی بھی گردن ہے جیسے کہ یہ میری گردن ہے اور یہ کہہ کر اپنی گردن کی طرف اشارہ کیا۔

معزز ناظرین! ایک طرف تو یہ مایوسی بخش منظر ہے کہ باوجود لاکھوں کروڑوں اثنا عشریوں کے ہوتے ہوئے امام زمان خوف جان سے لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں ایک ہزار برس سے زیادہ عرصہ ہو چکا۔ انصار و مددگاروں کی قلت کا عذر پیش کرکے امیدواروں کی اشک شوئی کی جاتی ہے لیکن دوسری طرف کتب معتبرہ شیعہ سے ایسی روایات کا بھی پتہ چلا ہے۔ کہ امام علیہ السلام کئی شہروں اور کئی جزیروں کے مالک ہیں جن میں وہ اور ان کی اولاد حکومت کرتے ہیں جن کا مفصل حال کسی دوسرے مضمون میں انشاء اللہ لکھا جائیگا۔ سردست ایک شہر کا حال ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ علامہ مجلسی کی کتاب عین الحیات میں ہشام بن سالم سے روایت ہے۔ کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا سمندروں کے پیچھے ایک شہر ہے۔ آفتاب کی چالیس روزہ مسافت کے برابر اس کی وسعت ہے اور وہاں کے لوگ شیطان سے واقف نہیں کبھی گناہ نہیں کرتے اور وہ ہمیشہ مہدی آخر الزمان کے منتظر ہیں ان کے شہر کے بہت سے دروازے ہیں کہ ایک سے دوسرا دروازہ سو فرسخ ہے۔ امام آخر الزمان کی نصرت کے انتظار میں سلاح جنگ لگائے رہتے ہیں اور ہر وقت دُعا کرتے ہیں کہ جلد ظہور ہو۔ ہر ایک کی عمر ہزار برس ہے ہر وقت قرب الٰہی کے طالب ہیں اور ہماری ملاقات کے شوق میں اگر ہمارے جانے میں دیر ہو جاوے تو ان کے لئے غضب ہی ہماری قدر جانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ کیا کیا نعمتیں ہمارے وجود سے ان کو حاصل ہیں سب سے بہتر ہماری اطاعت کرتے ہیں ہمارے حکم کو پورے طور سے بجا لاتے ہیں۔ وہی لوگ ضرور آخر الزمان کے ساتھ ہوں گے اور جہاد میں سب سے آگے ہوں گے ایسے بہادر ہیں کہ اگر امام حکم دے ایک گھڑی میں مشرق سے مغرب تک روئے زمین کو دشمنان دین سے صاف کردیں۔ ان کے خود اور تلواریں ایسے لوہے کی ہیں کہ پہاڑ کو توڑ دیں امام الزمان انہی لوگوں کے لشکر سے تمام روئے زمین کو کفّار سے صاف کر دیگے۔ ملخصاً

دیکھو۔ ترجمہ اُردو کتاب عین الحیات مطبوعہ لاہور صفحہ ۱۰۱

یہ کیفیت صرف ایک شہر کی ہے اور اس وقت کی جبکہ امام جعفر صادق زندہ تھے۔ مہدی تو ان کے بعد پیدا ہوئے اور ان کو بھی تقریباً گیارہ سو برس ہو گئے اس قدر عرصہ میں ظاہر ہے کہ ایسے سراپا برکت امام کی ایسی نیکوکار رعیت اور لاؤ لشکر کا شمار لاکھوں بلکہ کروڑوں تک پہنچ گیا ہوگا یوروپ اور ایشیاء کی کوئی دولت اس قدر جان نثار اور جرار لشکر میدان جنگ میں مہیا نہیں کر سکتی اس صورت میں تو خوف اور تقیہ بھی مانع ظہور نہیں ہو سکتا اگر ہو گا بھی تو کہیں شروع شروع میں ہو گا۔ شاید اس سمندر پار کے شہر اور ادھر کی دنیا کے درمیان ریل و تار اور ڈاک کے ذرائعہ مسدود ہیں ورنہ مراکش طرابلس کی عموماً اور خطۂ ایران کی موجودہ خوفناک اور قابل رحم حالت کو خصوصاً معلوم کرکے اس قدر لاؤ لشکر اور جری اور جان نثار سلح انصار کے ہوتے ہوئے امید نہیں کہ حضرت امام مثل سابق قلت انصار کا عذر رکھ کر اپنے اثنا عشریہ مومنین کی بروقت امداد کرنے سے دریغ فرماتے۔ عجب نہیں ہے کہ ان کو اُن تفصیل کو جو خاتم المحدثین علامہ مجلسی نے بطور حدیث امام جعفر صادق زیب ارقام فرمائے ہیں مطالعہ کرکے ایک ستم رسیدہ ایرانی کے منہ سے بے اختیار نکل جائے۔

برلبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم
پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

ہمارے ہند و پنجاب کے شیعوں کو تو خلافت اور عزاداری کے مباحثوں سے فرصت ہی نہیں کہ وہ بیچارے ایرانیوں کی کسی قسم کی ہمدردی و امداد کر سکیں۔ آخر آفرین ہے ایران کے ہی ایک عالم فاضل بے بدل شیخ علامہ عبد العلی ہروی کو جن کی نسبت روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۲۱۔ فروری کے درمیانی کالم صہ۳ میں لکھا گیا ہے کہ آپ نے دہلی اور سونی پت کے ثقہ علماء کے سامنے ظہور امام مہدی کی بشارت بہت جلدی بعد بیان فرمائی۔ جو حسن نظامی دہلوی کی روایت کردہ میعاد کے لگ بھگ ہے۔ یعنے یہ کہ علامہ ہروی صاحب نے فرمایا کہ شیعوں کے امام ثانی عشر اسی سنہ رواں کے ماہ مبارک رمضان کی ۲۳ کو ظہور فرماویں گے لیجئے صاحب یک نہ شد دو شد۔ ہم تو حسن نظامی کا شکریہ ادا کر رہے تھے علامہ ہروی صاحب نے تو کمال فرمایا۔ وہ ہمارے ڈبل شکریہ کو قبول فرماویں۔ مومنین شیعہ کو اب لازم ہے کہ بحث مباحثے بالائے طاق رکھ کر کم از کم رمضان شریف کی ۲۳ تک ہی سہی صدق دل سے ظہور امام کی دُعائیں مانگیں کیونکہ اگر امام ظاہر ہو گئے تو پھر سب جھگڑے آپ سے آپ یک قلم موقوف ہو جاویں گے۔

کاش کہ ان دل خوش کن روایات اور علامہ ہروی کی بشارت سے ستم رسیدہ ایرانی کی کچھ دلجمعی ہو جاوے وہ تو تبریز کے قیامت خیز نظاروں اور ظالم روسیہ کے مظالم کو دیکھ دیکھ کر سخت بے قرار ہے اور سمندر پار کے شہر کیطرف منہ کرکے بار بار یہی کہتا ہے۔

بہ لبم رسید جانم تو بیا کہ زندہ مانم ٭ پس ازاں کہ من نہ مانم بچہ کار خواہی آمد

خاکسار خادم حسین خادم بھیروی

مجلس علم کلام

اخی مکرمی جناب مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ۔ نقل ایک چھٹی جو کہ اخبار زمیندار کے اڈیٹر کے نام تحریر کی گئی۔ ارسال خدمت ہے اپنے اخبار میں اسی ہفتہ اس کو جگہ دے کر مشکور فرمادیں۔

خاکسار سید محمد حسین

مشفقی مکرمی جناب خان صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ جناب کے اخبار میں چند ماہ سے ایک سلسلہ مضامین ندوۃ العلماء کیطرف سے نکل رہا ہے جس کا منشاء مسلمانوں کو ان تحریکوں سے آگاہ کرنا ہے۔ جو کہ ندوہ مذکور میں زیر تجویز ہیں۔ اُسی کے ضمن میں آج ایک مضمون ۵۔ مارچ کے پرچے میں زیر عنوان "مجلس علم کلام" شائع ہوا ہے ان سب میں مضمون نگاروں نے چند ایک نئی تحریکیں مثلاً مذہبی درسگاہ کا قائم کرنا جس میں انگریزی بھی پڑھائی جاوے۔ قرآن کریم کا ترجمہ انگریزی اور مجلس علم کلام کی بنیاد کا رکھنا کارکن مسلمانوں کے پیش کی ہیں۔ لیکن ان کے پیش کرتے ہوئے ضروری تو یہ تھا کہ وہ ان کیضرورت اور اہمیت کو قوم پر دلائل بینہ سے ثابت کرتے۔ انھوں نے اس سے بڑھ کر قدم مارا ہے اور مسلمانان ہند کو یہ دکھانا چاہا ہے۔ کہ اس قسم کی تحریکیں عملی رنگ میں اسلامی دنیا میں ان سے پہلے اور کہیں موجود نہیں ہیں۔ ایسا کرنے میں انھوں نے ایک بڑی بے انصافی اور تنگ دلی سے کام لیا ہے۔ جس کیوجہ سے ڈر ہے کہ نہ صرف ناظرین کے دل ہی مایوس ہوئے ہوں گے بلکہ خیال ہے کہ کہیں ان کو اسلام سے ہی بدظنی پیدا نہ ہو گئی ہو۔ کیونکہ وہ قوم جس کو پہلے ہی سے باہر سے صدائیں آرہی ہوں کہ وہ اب دنیا میں اپاہج ہے اس کو گھر سے ایسے اخبار کا ملنا جو ظاہر کریں کہ درحقیقت وہ مُردہ ہی ہے بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے چنانچہ اس میں مضمون نگاروں نے مسلمانوں سے ایک گروہ خادمان اسلام کے حالات کو مخفی رکھنا چاہا ہے۔ جو کہ ایک بڑا مفید کام علم کلام کی خدمت کے لئے کر رہے ہیں۔ اور جنھوں نے موجودہ زمانہ کی ضرورت کے مطابق دینی اور دنیادی مدارس ایک ہی جگہ بڑے اعلےٰ درجہ پر کھولے ہوئے ہیں۔

چونکہ جناب کا اخبار اسلامی اخبار ہے اور ہر ایک اسلامی معاملہ میں صفاگوئی میں لاثانی ہے اس لئے ذیل کی چند سطور عرض خدمت کرتا ہوں کہ شائع فرما کر ممنون فرمادیں۔ عرض ہے کہ مجلس علم کلام کی ضرورت ثابت کرتے ہوئے مولانا مولوی شبلی صاحب نے ارقام فرمایا ہے۔ (۱) کہ آج علماء میں سے ایک بھی ایسا موجود نہیں ہے جس نے یورپ کا فلسفہ اور سائینس حاصل کیا ہو۔ دوم۔ اور کہ جدید علم کلام بالکل نامکمل اور ناقص ہے۔ اور اگرچہ اس کا پُورا علاج تو اس وقت ہو گا جب ہمارے علماء خود یورپ کے علوم و فنون میں کمال پیدا کرینگے۔ لیکن چونکہ ابھی اس میں دیر ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس لئے ضروری ہے کہ مجلس علم کلام قائم کی جاوے۔ اس تحریر کو پڑھ کر مجھے سخت افسوس ہوا۔ اوّل تو اس لئے کہ حضرت مولانا شبلی جیسے علامۂ دہر اور مسلمہ تاریخ دان جو کہ ہزارہا سال گذشتہ کے حالات سے واقف بتائے جاتے ہیں۔ اس زمانہ کے حالات سے بالکل ناواقف ہیں۔ جس میں وہ زندہ موجود ہیں۔ اور دوسرے اس لئے کہ حضرت مولانا جیسے علامہ کی قلم سے نکلی ہوئی یہ تجویز کہ کوئی مولوی نہیں کوئی علم کلام نہیں مسلمانوں کے لئے ایک نہایت ہی مایوس کن ہے۔ اور ایک اسلام کے لئے دردمند دل کے زخموں پر جو آجکل اس پر ہر طرف سے لگ رہے ہیں۔ نمک چھڑکنے کا کام دیتی ہے۔ اور عام مسلمانوں کو بجائے فائدہ مند ہونے کے دُکھ دینے کا موجب ہوتے ہیں۔

میں حضرت مولوی صاحب کی اطلاع اور عام مُسلمانوں کو خوشخبری سُنانے کے لئے عرض کرتا ہوں کہ جناب مولانا صاحب اس قسم کی کمیٹی بنادیں اور دُعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ان کو کامیاب کرے۔ لیکن واضح رہے۔ کہ آج سے تیس سال پہلے اس اللہ تعالےٰ نے جو ہمارا سب کا خدا ہے اور ہمارے قرآن کا محافظ ہے اور ہمارے پاک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فداہُ ابی وامی کا سچا خدا ہے اور جس نے اسلام سے وعدہ انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون۔ کا کیا ہوا ہے۔ اس خدا تعالےٰ نے پیشتر اس کے کہ فلسفہ یورپ اس دین متین پر حملہ آور ہوتا اس کی حفاظت کرنی شروع کر دی ہوئی ہے تاکہ اسلام کو کسی انسان کی طاقتوں کا ممنون احسان نہ ہونا پڑے۔ اللہ تعالےٰ نے ایک گاؤں کے رہنے والے کو جس کو نہ اپنے علم اور نہ اپنے فضل پر کوئی گھمنڈ تھا اپنے علم لدُنی سے حصہ دے کر اور اپنی روح القدس کی تائید کے ساتھ اسلام کی مدد کے لئے کھڑا کیا اور اس کے ذریعے ایک ایسے علم کلام کی جو موجودہ فلسفہ کو جس کا رُعب فلسفی دلوں کو کھا رہا ہے۔ پاش پاش کر دے۔ براہین احمدیہ کے رنگ میں ۱۸۸۲ء میں بنیاد رکھی اُس نے اس کتاب کے صفحہ ۱۶ پر ارقام فرمایا ہے۔

"مقصود اس کتاب کی تالیف سے جو موسوم بالبراہین الاحمدیہ علےٰ حقیقت القرآن والنبوۃ المحمدیہ ہے یہ ہے جو دین اسلام کی سچائی کے دلائل اور قرآن مجید کی حقیقت کے براہین اور حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صدق رسالت کے وجوہات سب لوگوں پر بوضاحت تمام ظاہر کئے جاویں اور نیز ان سب کو جو اس دین متین اور مقدس کتاب اور برگزیدہ نبی سے منکر ہیں ایسے کامل اور معقول طور سے ملزم اور لاجواب کیا جاوے جو آیندہ ان کو بمقابلہ اسلام کے دم مارنے کی جگہ نہ رہے اس کتاب کے شائع ہونے پر سارے ہندوستان میں اس کتاب کو موجودہ زمانے کے علم کلام کا بنیادی پتھر مانا گیا اور سب علماء اور انگریزی تعلیم یافتول احباب نے اس کو اس زمانہ کی مرض کا علاج یقین کیا۔ اسکے شائع ہونے کے بعد اس علم کلام کے موجد نے دہریوں۔ فلسفیوں۔ سوفسطائیوں۔ برہموؤں نیچریوں۔ آریوں۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے مختلف اعتراضوں کا جواب مختلف کتابوں رسالوں اخبارات تقریروں کے ذریعے پُورے تیس سال تک دیا اور انگریزی میں ایک رسالہ اپنے علامہ مُرید حضرت مولوی محمدؐ علی صاحب ایم۔ اے کی زیر اڈیٹری نکلوا کر اس خداداد علم کلام کو یورپ امریکہ۔ افریقہ اور ایشیا اور آسٹریلیا کے مختلف طبقات تک پہونچایا اور بادشاہوں تک تبلیغیں کیں اور پھر اسی عرصہ میں آپ کے مخلص مُرید حضرت مولوی نورالدین صاحب نے جو حال میں خلیفۃ المسیح ہیں اور زمانہ کے مانے ہوئے عالم اور فاضل ہیں اور جنھوں نے جدید فلسفہ کو اور حکمت کو مصر کی ترجمہ شدہ کتابوں اور رسالوں کے ذریعہ اچھی طرح سے مطالعہ کیا ہوا ہے۔ اس علم کلام میں

بہت سے دُور سے بیاہ کے ساتھ اضافہ فرمایا ہے۔ اور
اب تک آپ کا درس قرآن کریم اور درس حدیث اور فقہ
وغیرہ جو کہ قادیان میں جاری ہے۔ اس علم کلام کے
لئے بہت سا سامان پیچھے چھوڑ رہا ہے اور ان تیس سال
کی لگاتار کوششوں سے اب یہ علم کلام ایسا مکمل ہو گیا
ہے کہ کیا آریہ۔ کیا عیسائی۔ کیا دہریہ۔ کیا برہمو و نیچری اس
سب کو مان چکے ہیں۔ ہر ایک سے اعتراض کا اس میں
مدلل قاطع جواب موجود ہے اس کے موجود ہوتے ہوئے
مولوی صاحب مسلمانان ہند کو اگر یہ کہیں کہ ان میں کوئی
علم کلام موجودہ زمانہ کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے
نہیں ہے تو میرے خیال میں بہت بڑا گناہ ہے مولوی
صاحب اپنا علم کلام طیار کریں۔ خدا مبارک کرے لیکن
یہ یاد رکھیں۔ کہ اسلام زا مادی مذہب ہی نہیں ہے۔
اس کی اصل بنیاد تقوے ہے وہ علم کلام جس میں تقویٰ
مدنظر نہ ہو۔ اسلام کے لئے مفید نہیں ہو سکتا۔ اس
سے پہلے جو سوانح حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ وغیر
علیہ السلام کی مولوی صاحب نے لکھی ہے۔ ان میں صرف
دنیوی پہلو بھی زیادہ مدنظر رکھا گیا ہے۔ روحانی اور
باطنی پہلو پر جو کہ مدعا ان بزرگوں کی زندگی کا تھا۔ کوئی
روشنی نہیں ڈالی گئی۔ اس لئے مولوی صاحب ضرور
کوئی روحانی آدمی بھی داخل کریں۔ صاف موٹے موٹے
نام داخل کرنے سے ایسا علم کلام کبھی طیار نہ ہو سکیگا
پھر مولوی صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ آج علماء میں سے
ایک شخص بھی اب موجود نہیں جس نے یوروپ کا فلسفہ اور
سائنس حاصل کیا ہو۔ اس امر کے اظہار سے بھی مولوی
صاحب نے اپنی اس ناواقفی کا جو ان کو موجودہ زمانہ کے
حال سے ہے ایک ثبوت دیا ہے کیونکہ ہر شخص ہندوستان
کا جانتا ہے کہ علامہ دہر حضرت مولانا مولوی نور الدین
صاحب جو کہ اسم باسمےٰ نور ہی نور ہیں۔ اس وقت دنیا
میں موجود ہیں۔ اور اپنی روحانی کرنوں سے دنیا کو منور
فرما رہے ہیں۔ آپ نہ صرف مذہبی طور پر ہی واقفیت کا
انتہائی درجہ حاصل کئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ موجودہ فلسفہ
کے علوم میں بھی بے مثل ماہر ہیں۔ پھر یہ امر کس سے مخفی
ہے کہ حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے اسلام
کی محبت میں سب کچھ چھوڑ پندرہ سال سے قادیان کے گوشہ
میں گوشہ تنہائی اختیار کئے ہوئے خدمت اسلام میں مصروف
ہیں جن کے علم کلام نے یورپ میں ایک تھلکہ مچا دیا
ہوا ہے۔ اور آج کل قرآن کریم کا ترجمہ بائیس سیپارہ
تک ختم کر چکے ہیں اور ایک بسیط مقدمہ کا جس میں سب
ان اعتراضات کا جواب دیا جاوے گا۔ جو دہریوں
عیسائیوں اور فلسفیوں وغیرہ نے قرآن کریم یا اسلام
پر کئے ہیں۔ مصالح جمع کر چکے ہیں۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ
مولوی شیر علی صاحب بی۔ اے جو آجکل اسسٹنٹ ایڈیٹر
ریویو آف ریلیجنز ہیں اور نہ صرف گریجوایٹ موجودہ
فلسفہ کے ہی ہیں بلکہ قرآن اور حدیث کے بھی خوب
ماہر ہیں جو اپنی جان کو خدا کی راہ میں قربان کر کے قادیان
میں فقیرانہ زندگی بسر کر رہے ہیں اور اسلام کی خدمت
میں رات دن مصروف ہیں وہ بھی موجود ہیں۔ اور پھر
اسی طرح مولوی صدر الدین صاحب بی۔ اے بی ٹی
ہیں۔ جو کہ بی۔ اے بی ٹی تک مروجہ تعلیم حاصل کرنے
کے بعد ایک معقول نوکری سرکاری کو چھوڑ دین
کی خدمت میں مصروف ہے۔ اور قرآن اور حدیث
کو خوب پڑھا اور اب ہیڈ ماسٹر قادیان تعلیم الاسلام
ہائی سکول کے ہیں اور رات دن قلمی اور قومی خدمت
دین کی کرتے ہیں اور پھر مولوی محمد تیمور صاحب ایم اے
ہیں جو کہ ایم۔ اے کی ڈگری حاصل کرنے کے بعد باقاعدہ
مذہبی درس قرآن اور مذہب وغیرہ کا حضرت مولوی
نور الدین صاحب سے دو سال تک پڑھتے رہے اور
جب مولوی صاحب نے مذہب میں بھی آپ کو ایم اے
کی ڈگری دیدی۔ تو اب علی گڈھ کالج میں اسسٹنٹ
پروفیسر ہیں۔ اور ہر دم خدمت اسلام کی دل میں امنگ
رکھتے ہیں۔ پھر حضرت خواجہ کمال الدین صاحب بی۔ اے
ایل ایل بی وکیل چیف کورٹ ہیں۔ کون شخص ہے۔ جو
ان کے نام نامی سے ناواقف ہے۔ آپ صرف ظاہری
علوم میں ہی گریجوایٹ نہیں ہیں۔ بلکہ مذہبی علوم میں
بھی بہت بڑے پایہ کی واقفیت رکھتے ہیں۔ اور حقیقی
وکیل اسلام کا خطاب ان کے شایان حال ہے انہوں
نے اسلام کی خدمت کے لئے اپنا مال اور جان وقف
کر کے ہندوستان کے مشرق اور مغرب کو ایک کر دیا ہے
غرض کہاں تک گنتا جاؤں۔ اللہ تعالےٰ کے فضل
اور برکت سے مرزا صاحب مغفور اور مرحوم رحمۃ اللہ علیہ
کے ذریعے اسلام کے خادم مولوی ڈاکٹر موجود مولوی
حکیم موجود۔ مولوی وکیل موجود۔ مولوی گریجوایٹ اور انڈر
گریجوایٹ موجود اور پھر پرانی طرز کے مولوی علامہ حضرۃ
مولوی محمد احسن صاحب امروہی حضرت مولوی قاضی امیر حسین
صاحب۔ حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب اور حضرۃ
مولوی غلام رسول صاحب راجیکی وغیرہ جیسے بے مثل
انسان موجود اور ان سب کا مشترکہ طور پر صرف ایک کام
یعنے جدید فلسفہ کے مقابلہ میں ایک جدید علم کلام طیار کرنا
اور حضرت مولانا مولوی شبلی صاحب ہیں کہ فرماتے ہیں۔
مسلمانوں میں اب ایک بھی شخص موجود نہیں۔ جس نے یورپ
کا فلسفہ اور سائنس حاصل کیا ہوا ہو۔

خدا مولوی صاحب کو توفیق عطا کرے کہ وہ اس جماعت
سے ہی ایک بڑی جماعت علم کلام کی خدمت کے لئے
طیار کریں۔ اسلام کی خدمت کے لئے کروڑہا انسانوں
کی ضرورت ہے لیکن خدا کے لئے ہمیں یہ سنا کر مایوس نہ
فرما دیں کہ پہلے کوئی انسان مسلمانوں میں موجود ہی نہیں
حضرت مولوی صاحب کی مزید واقفیت کے لئے میں یہ
عرض کرنی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ اس مذکورہ بالا جماعت
نے ایک دینی تعلیم کے لئے مدرسہ جس کا نام مدرسہ
احمدیہ ہے۔ جس میں سوائے مذہبی تعلیم کے انگریزی
بھی لازمی ہے۔ جاری کیا ہوا ہے۔ جو بفضل خدا
بہت ترقی کر رہا ہے۔ ماسوائے اس کے ایک انگریزی
ہائی سکول بھی ہے۔ جس کے طلباء امتحان انٹرنس میں
آنے سے پہلے ہی قرآن اور حدیث میں خاص طور پر ماہر
کئے جاتے ہیں۔ اور کئی رسالہ اور اخبارات موجود ہیں
جو موجودہ علم کلام کی رات دن خدمت کرتے ہیں اور
ایک بڑا بھاری ذخیرہ علم کلام کا موجودہ زمانہ کی ضرورۃ
کے لئے بفضل خدا مکتفی ہے۔ دیر سے طیار کیا ہوا
وہاں موجود ہے۔ اللہ تعالےٰ آپکو توفیق عطاء کرے
کہ آپ بھی اس سے فائدہ اٹھا دیں۔ آمین

سید محمد حسین ایل۔ ایم ایس احمدیہ بلڈنگ لاہور

کون صاحب ہیں؟ (۱) ایک صاحب مفرح یاقوتی
کے خواص دریافت کرتے ہیں اپنا نام نہیں لکھتے مہر ڈاکخانہ
آگرہ کی ہے انکی خدمت میں التماس ہے کہ اس مفرح کے موجد
حکیم محمد حسین صاحب مالک کارخانہ مرہم عیسیٰ رنگ محل بازار
وکھوالی لاہور ہیں اُن کے ساتھ خط و کتابت کریں۔

(۲) ایک اور صاحب ایک دوائی بہ قیمت پر کسی غریب کو دینے کیواسطے سفارش کرتے ہیں۔ خط میں اپنا نام نہیں لکھتے۔ لفافے کی مُہر نہیں پڑھی جاتی۔ تعیل ہو تو کیونکر۔ اگر یہ عبارت انکی نظر سے گذرے تو عرض ہو کہ وہ دوائی کے جو صاحب مالک ہیں وہ فرماتے ہیں اسمیں بیش قیمت اجزاء ہیں۔ خرچ بہت ہو گیا ہے گنجائش رعایت نہیں ؎

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلے علے رسولہ الکریم

اشتہار ضروری

مجھے اس بات کو معلوم کرکے بہت افسوس ہوا ہے کہ فنڈ یتامیٰ اس وقت پانچ چھ سو روپیہ کا مقروض ہے اور جہاں اس کے اخراجات دو سو روپیہ ماہوار کے قریب یا اس سے بھی بڑھے ہوئے ہیں۔ آمدنی پچاس روپیہ ماہوار بلکہ اس سے بھی کم ہے اس لئے میں جماعت کے مخلصوں کو اسطرف خصوصیت سے توجہ دلاتا ہوں۔

مذہب کے دو ہی بڑے جزو ہیں۔ ایک طاعت لامر اللہ اور دوسرے شفقت علے خلق اللہ۔ اس دوسرے حصہ میں اللہ تعالےٰ نے قرآن شریف میں اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حدیث شریف میں یتامیٰ کی خبرگیری کے لئے سخت تاکید فرمائی ہے چنانچہ قرآن کریم میں جہاں صدقات کا ذکر آیا ہے وہاں یتامیٰ کا خصوصیت سے ذکر فرمایا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ پارہ دوم میں قرآن شریف میں فرمایا ہے۔

لکن البرّ من اٰمن باللہ والیوم الاٰخر والملئکۃ والکتٰب والنّبیین واٰتی المال علیٰ حبّہٖ ذوی القربیٰ والیتٰمیٰ والمسٰکین وابن السبیل والسّائلین وفی الرّقاب۔ اس آیت میں حقیقی نیکی کو انہی دو حصوں پر منقسم فرمایا ہے۔ جن میں سے پہلے حصہ میں ایمان یا طاعت لامر اللہ کا ذکر ہے اور دوسرے میں مال کے خرچ کرنے یا شفقت علیٰ خلق اللہ کا حکم ہے۔ اور انفاق فی سبیل اللہ میں ذوی القربےٰ کے بعد دوسرے درجہ پر مستحق امداد یتامیٰ کو قرار دیا ہے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بھائیوں پر رحم کرنیکے متعلق جو تاکید فرمائی ہے اُس سے حدیث کی کتابیں بھری پڑی ہیں۔ چنانچہ ایک حدیث میں فرمایا ہے:- تری المؤمنین فی تراحمہم وتوادھم وتعاطفہم کمثل الجسد اذا اشتکےٰ عضواً تداعیٰ لہ سائر الجسد بالسھر والحمّی۔ یعنے مومن باہم ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے پر مہربانی کرنے میں ایک جسم کے حکم میں ہیں۔ اگر جسم کے ایک عضو کو تکلیف پہنچے تو اس کی خاطر سارا جسم تکلیف اُٹھاتا ہے اور پھر خصوصیت سے ان بے کس بچوں پر رحم کے لئے جنہیں یتیم کہتے ہیں فرمایا۔ انا وکافل الیتیم لہ ولغیرہ فی الجنۃ ھٰکذا یعنے میں اور وہ شخص جو یتیم کی خبرگیری کرتا ہے جنت میں اس طرح سے ملے ہوئے ہوں گے۔ جس طرح دو انگلیاں باہم ملی ہوئی ہیں۔ ایک سچے مومن کی آرزو اس سے بڑھ کر کیا ہو سکتی ہے کہ نہ صرف جنت میں ہو بلکہ جنت میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہو۔ اس کے لئے فرمایا کہ یہ جو چاہتا ہے یتیم کا کفیل بن جاوے۔ خواہ وہ یتیم کوئی اس کا اپنا رشتہ دار ہو یا کوئی اور ہو۔ میرے دوستو! تم میں سے کون ہے جو یہ نہ چاہتا ہو کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ جنت میں ہو پس تم علیحدہ علیحدہ تو یتیموں کے کفیل بن نہیں سکتے۔ اگر تم اس ثواب میں شریک ہونا چاہو تو یتیم فنڈ کے لئے کچھ اپنے ذمہ لگالو۔ خواہ وہ تھوڑی رقم ہی ہو یہاں انجمن کی زیر نگرانی تمہاری قوم کے بہت سے یتیم بچے پرورش پارہے ہیں اور بہت سے ہیں۔ جن کی درخواستیں آتی ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے ان کی پرورش کے لئے چندہ دیتا ہے وُہ یتیم کی کفالت کرتا ہے۔ میں اُمید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مخلص جلد اس طرف توجہ کرکے یتیم فنڈ کی موجودہ حالت کو ایسا بنانے کی کوشش کرینگے کہ اس کے لئے دوبارہ مجھے کہنے کی ضرورت نہ ہو۔

نُور الدّین رضؓ

ایک پیشگوئی

پایونیر کا نامہ نگار رقمطراز ہے۔ کہ خدیو مصر کے کتب خانہ سے ایک قلمی کتاب بہلول ہندی کی تصنیف سنہ ۱۱۹۰ھ کی لکھی ہوئی ملی ہے۔ جس میں یہ پیشگوئی درج ہے کہ سنہ ۱۳۳۰ھ میں آتش فشاں ملک (اٹلی) والے طرابلس پر حکومت کریں گے اور زمانہ موسیٰ تک وہاں رہیں گے اور پھر مصائب اُٹھا کر چلے جاویں گے۔ نامہ نگار نے زمانہ موسےٰ سے مراد وہ چالیس لئے ہیں جو بنی اسرائیل نے جنگلات میں فتح کنعان سے قبل بسر کئے تھے اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالےٰ کے نیک بندوں پر قبل از وقت آئندہ کے حالات کھولے جاتے ہیں۔ مگر کہیں اس کا اثر مسلمانان طرابلس پر یہ نہ ہو کہ اس پیشگوئی کے سہارے سُست ہاتھ باندھ کر بیٹھ جاویں کہ خیر اپنے وقت پر طرابلس خود بخود فتح ہو جاوے گا۔

شہادت زمانہ

لاہور سے مرزا برکت علی صاحب حضرت مسیح موعود کی فی زمانہ ضرورت کے متعلق حق کی جستجو کرنے والوں کو حضور کی کتاب ایام الصلح کی طرف متوجہ کرتے ہیں جس میں اس امر پر بحث کی گئی ہے کہ اس زمانہ میں دو قسم کی برکتیں اللہ تعالےٰ نے نازل کی ہیں ایک دنیوی جو ظاہر ہیں۔ دوسری رُوحانی جیسے اشاعت علوم حقہ۔ اظہار حقایق و معارف قرآنی۔ یہ انعامات امام موعود کے ذریعہ سے یا اور ذرائع سے اس کے زمانہ میں ظاہر ہو کر اس کے ایّام کے متبرک ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں اور اس طرح ان کے نزول کا باعث دراصل وہی وجود پاک ہے۔ مگر اس کو وہی سمجھتے ہیں۔ جو توجہ کرتے ہیں۔

نیز مرزا صاحب موصوف لکھتے ہیں کہ اسلامیہ کالج میں حمایت اسلام کے سالانہ اجلاس کی طیاری میں بڑا جلسہ ہوا ہزار آدمی جمع ہوا۔ چاہا گیا کہ تلاوت قرآن سے جلسہ شروع ہو مگر قرآن پڑھنے والا نہ ملا۔ اور ایک معزز صاحب نے کھڑے ہو کر افسوس کیا کہ کوئی قرآن پڑھنے والا نہیں جلسہ شروع ہو تب ایک صاحب نے مجمع میں سے نکل کر سورۃ یٰس کی چند آیات پڑھیں یا بے اختیار ان کے موںھ سے نکلیں تا قوم کو معلوم ہو کہ یہ اس پر کونسا وقت ہے۔

ضرورت معلّمین

ناظمان اسلامیہ مڈل اسکول دسوھہ نے حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں درخواست کی ہے کہ ان کے واسطے لائق ہیڈ ماسٹر اور دیگر مدرسین تلاش کئے جاویں۔

بیعت

منشی بہادر علی صاحب کنہ راجپور ریاست پٹیالہ خواہش رکھتے ہیں کہ ان کی بیعت کا اعلان جلد اخبار میں کر دیا جاوے اللہ تعالےٰ استقامت عطا فرماوے

مُبارک

اللہ تعالےٰ کا شکر و احسان ہے کہ ہمارے مکرم دوست زین الدین محمد ابراہیم صاحب کو اس ضعف پیری میں اپنے دو صاحبزادوں میاں ابراہیم و میاں احمدؔ اور اپنی دو صاحبزادیوں کی شادی کرنے کی توفیق حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ ان شادیوں کو مبارک کرے۔

دُعا و مدد

مولوی عنایت اللہ صاحب پٹواری جسمانی اور روحانی کمزوریوں کی دُوری کیواسطے احباب سے امداد دُعا -

66

شجرۂ نسب حضرت خلیفۃ المسیح

مولوی حکیم نور الدین صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کا شجرۂ نسب حاصل کر کے ہم واقفیت عامہ کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں۔ آج سے ۱۳ صدیاں قبل حضرت عمر خلافت نبوی کے مالک ہوتے تھے۔ آج اُن کے ایک بیٹے کو خدا نے ایک نبی کا خلیفہ اوّل بنایا ہے۔ فالحمد علےٰ ذٰلک

اڈیٹر

حضرت امیر المؤمنین عمرؓ

حضرت سلطان المشائخ شیخ عبد اللہ

حضرت نصیر الدین

حضرت سلطان ابراہیم

حضرت شیخ اسحٰق

حضرت شیخ فتح محمدؐ خاں

حضرت واعظ اکبر

حضرت واعظ اصغر

حضرت عبد اللہ

حضرت شیخ مسعود

حضرت عبد السامع

شیخ محمود

حضرت نصیر الدین

فضیلت پناہ حافظ فخر الدین

کمالات دستگاہ حافظ عبد الرب

معارف دستگاہ حافظ یار محمدؐ

حقایق مآب حافظ عبد العزیز مغفور

حافظ نصر اللہ

حافظ عبد النصیر

حافظ عبد الغنی

حضرت شریعت پناہ قاضی عبد الرحمٰن

حضرت شیخ بدر الدین

حضرت شیخ بہاؤ الدین مخزن اسرار

حضرت شیخ سلیمان

حضرت شیخ جمال الدین

حضرت شعیب

حضرت احمدؐ

حضرت شیخ یوسف

حضرت شیخ محمدؐ

حضرت شیخ شہاب الدین

حضرت شیخ احمدؐ المعروف حافظ محمود

حضرت شیخ فرخ شاہ کابلی قدس سرہ العزیز

حافظ معز الدین

غفران پناہ حافظ غلام محمدؐ

حفاظت پناہ حافظ غلام رسول

امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح نور الدین

عبد الحی عبد السلام عبد الوہاب عبد المنان امامہ حفصہ امۃ الحی

اقتباس از کلام

حضرت خلیفۃ المسیح

اب اس وقت ہم سب کا ایک خدا ایک کتاب۔ ایک رسُول ایک ہی قبلہ اور ایک ہی امام ہے ان وحدتوں کو غنیمت جانو اور جو فضل ان پر نازل ہوتا ہے اُسے حاصل کرو۔ اگر خدا نے کسی کو ایسے اسباب عطاء کئے ہیں جس سے فخر کر سکتا ہے تو اس سے دوسرے کو حقیر نہ جانے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اسلام صرف چند ایک باتوں کا نام ہے جن پر عمل درآمد کر کے نجات حاصل ہو جاتی ہے یہ خیال غلط ہے یہ تیس پارے ہیں اور ان میں صرف اُصول تبلائے ہیں۔ اگر چند باتوں پر ہی نجات ہوتی تو پھر اس قدر بڑی کتاب کی کیا ضرورت تھی وہ تو نصف صفحہ پر بھی آسکتی ہیں ٭

شجرۂ نسب حضرت خلیفۃ المسیح

مولوی حکیم نور الدین صاحب

حضرت خلیفۃ المسیح خلیفہ ثانی فاروق اعظم حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی اولاد میں سے ہیں۔ آپ کا شجرۂ نسب حاصل کر کے ہم واقفیت عامہ کے واسطے درج اخبار کرتے ہیں۔ آج سے ۱۳ صدیاں قبل حضرت عمر خلافت نبوی کے مالک ہوتے تھے۔ آج اُن کے ایک بیٹے کو خدا نے ایک نبی کا خلیفہ اوّل بنایا ہے۔ فالحمد للہ علے ذلک

اڈیٹر

اقتباس از کلام

حضرت خلیفۃ المسیح

اب اس وقت ہم سب کا ایک خدا ایک کتاب۔ ایک رسُول ایک ہی قبلہ اور ایک ہی امام ہے ان وحدتوں کو غنیمت جانو اور جو فضل ان پر نازل ہوتا ہے اُسے حاصل کرو۔ اگر خدا نے کسی کو ایسے اسباب عطاء کئے ہیں جس سے فخر کر سکتا ہے تو اس سے دوسرے کو حقیر نہ جانے۔

بعض لوگوں کا خیال ہے۔ کہ اسلام صرف چند ایک باتوں کا نام ہے جن پر عمل درآمد کر کے نجات حاصل ہو جاتی ہے یہ خیال غلط ہے یہ تیس پارے ہیں اور ان میں صرف اُصول بتلائے ہیں۔ اگر چند باتوں پر ہی نجات ہوتی تو پھر اس قدر بڑی کتاب کی کیا ضرورت تھی وہ تو نصف صفحہ پر بھی آسکتی ہیں *

کتب برائے فروخت

منشی اللہ داد صاحب مرحوم سابق ہیڈ کلرک دفتر ریویو کا کتب خانہ بدر ایجنسی میں برائے فروخت آیا ہوا ہے۔ جو صاحب کوئی کتاب منگوانا چاہیں۔ جلدی منگوالیں۔ جن کتابوں کے آگے بریکٹ ہے وہ ایک جگہ مجلد ہیں۔ کتاب کا نمبر بھی خط کے ساتھ لکھنا چاہیئے۔

۱۷۔ معراج جلد اول
۲ سراج الشہادتین
۳ ایقاظ النائمین
۴ اعجاز مسیح
۵ انسان کی اخلاقی حالتیں
۶ لغات القرآن حصہ دوم
۷ بوستان
۸ السر المکتوم
۹ تحفہ رپورٹ سالانہ جلسہ
۱۰ ملفوظات محمد چٹو لاہور
۱۱ میں مسلمان ہو گیا ہوں
۱۲ حق کی چمک
۱۳ مسائل تعدیل ارکان وغیرہ
۱۴ الفاظ المفرقہ
۱۵ تفصیل الکلام
۱۶ مجموعہ کتب فارسی کریما وغیرہ
۱ تکذیب براہین
۱۸ امہات المومنین
۱۹ آریہ دھرم
۱۰ نغمۂ داؤدی
۲۵ ارشاد الطالبین
۲۲ اشتہار ضمیمہ ریویو
۲۳ گلدستہ معراج النبی
۱۳ سفر السعادت اردو
۱۱۸ نذر شاہجہانی

۲۶ فتح دین
۲۷ شرکا پن کا علاج
۲۸ نسیم دعوت
۲۹ عصائے موسےٰ
۳۰ حضرت کے خط و تقریریں
۳۱ کرشن اوتار
۳۲ گلدستہ حدیقہ
۳۳ یوسف زلیخا فارسی
۳۴ توبۃ النصوح
۳۵ الحق جلد اول
۳۶ رسالہ برہان الحق، سراج الدین
۳۷ الحق نمبر ۸
۳۸ اختیار الاسلام حصہ اول
۳۹ مسک العارف
۴۰ مراۃ الحق
۴۱ ذکر ممدوح
۴۲ صداقت دھرم آریہ
۴۳ عقائد محمدی
۴۴ مسک مرد آریہ
۴۵ واقعات صحیحہ
۴۶ مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ
۴۷ لیکچر سیالکوٹ
۴۸ محمد نصرت العقلاء
۵۰ حقیقت مہدی

۵۱ القرآن
۵۲ یادداشت
۵۳ لیکچر لاہور
۵۴ احوال الصادقین، ترجمہ حکایت الصالحین
۵۵ تحفہ اسلامیہ
۵۶ محامد المسیح
۵۷ مشکل کشا
۵۸ میزان طب
۵۹ قانونچہ
۶۰ گلستان
۶۱ اختیار الاسلام حصہ اول سوم و چہارم
۶۲ خطبات مکتوبات محمدیہ
۶۳ حسان القرآن
۶۵ رسائل حق، سراج المعرفت اردو، تحقیق الحق، الحق نمبر ۱ تا ۴ یک، الحق نمبر ۵ تا ۱۰ یک، کلمات طیبات ۱ تا ۶
۶۷ مثنوی معنوی، ظفر جلیل حصن حصین
۶۸ مسیحی دین کی اصولی باتیں
۶۹ فتح اسلام حصہ اول، القول الفصیح، مسیح کا دوبارہ دنیا میں آنا، القول الجمیل، قصیدہ الہامیہ، آسمانی فیصلہ، حجۃ الاسلام
۷۰۔ اشتہار ضروری تبلیغی، حقانی تقریر واقعات وفات بشیر، ضیاء الحق، قصیدہ

درجاعت مخلصین کی اطلاع کے لئے
مولوی نور الدین الاعلام
انما الاعمال بالنیات
مجموعہ اشتہارات
راز حقیقت
کشف الغطاء
مسک العارف
سراج المنیر
حقیقت مہدی
ضرورت امام
سراج الحق
سراج الدین عیسائی کے جواب
الموعظۃ الحسنہ
نور القرآن حصہ اول
〃 〃 دوم
۷۱ دین اسلام
الاقوت
سرمہ چشم آریہ
دینیات کا پہلا رسالہ
〃 〃 دوسرا رسالہ
آخر سیپارہ کا ترجمہ
لیکچر حیدرآباد
ابطال الوہیت مسیح
تناسخ
۷۲ انوار الازکیا
۷۳ حل برمار ڈسمتھ
۷۴ ترجمۃ المشکوٰۃ
۷۵ مخمس سلیم، چہل اسرار، سوانح نامہ بافندگان، اردو کی پہلی کتاب، 〃 دوسری 〃، 〃 تیسری 〃

۷۵ دینیات کی چوتھی کتاب، مجموعہ نظم، ثبوت واجب الوجود، سواء السبیل، ماہواری رسالہ جلد ۱ نمبر ۱، 〃 〃 جلد ۲ نمبر ۲، دوسرا جنگ مقدس
۷۶ ریاض الصالحین حصہ اول، 〃 〃 حصہ دوم
۷۷ بہار خلد، فتوح الغیب، نان حلوا، الدلیل المبین، دیوان غوث اعظم، دیوان خواجہ معین الدین صاحب، پندنامہ فرید الدین عطار، نماز حضوری، تعبیر نامہ و خواب نامہ، نجات المسلمین، ابراہیم بن ادھم
۷۸ مثنوی شاہ بو علی قلندر، آئینہ کمالات اسلام
۸۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی، ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء
۸۱ بلاغ المبین، سیف اللہ، گلزار حسین
۸۲ عصمت انبیا، لیکچر خطبہ
۸۳ رسالہ آتشک، مجرب امراض، رسالہ قارورہ، تریاق سموم، درطب احمد باری، وزنامہ جاتی، تشریح منصوری، رسالہ اعضاء مخصوصہ

۸۴ انگریزی انجیل
۸۵ تعزیرات ہند
۸۶ لیکچر مسیح موعود، لیکچر مولوی عبدالکریم، اتمام الحجۃ، خلق الانسان علی ماقی القرآن، انشائے بے نقاط، اردو کی تیسری کتاب، تفسیر سورہ الحمد
۸۷ انجیل مقدس
۸۸ غنیۃ الطالبین
۸۹ ترجمان القرآن
۹۰ ترجمۃ المشکوٰۃ
۹۱ میں مسلمان ہو گیا ہوں حصہ اول، 〃 〃 حصہ دوم، 〃 〃 حصہ سوم
۹۲ احوال الآخرت، زینت الاسلام حصہ اول، 〃 〃 حصہ دوم، دلیل الاحسان، احسان الاعمال، شرع محمدی، نجم الہدیٰ، الکلام المبین، تحفہ رسولیہ، وصیت نامہ، رسالہ یاجوج و ماجوج، پکی روٹی کلاں
۹۳ شفاء الامراض، طب یوسفی، طب نبوی
۹۴ در المختار جلد سوم
۹۵ 〃 جلد اول
۹۶ 〃 جلد دوم
۹۷ 〃 جلد چہارم

73

کتب برائے فروخت

منشی اللہ داد صاحب مرحوم سابق ہیڈ کلرک دفتر میگزین کا کتب خانہ بدر ایجنسی میں برائے فروخت آیا ہؤا ہے۔ جو صاحب کوئی کتاب منگوانا چاہیں۔ جلدی منگوالیں۔ جن کتابوں کے آگے بریکٹ ہے وہ ایک جگہ مجلد ہیں۔ کتاب کا نمبر بھی خط کے ساتھ لکھنا چاہیئے۔

۱۷ معراج
جلد اول
۲ سر الشہادتین
۳ ایقاظ النائمین
۴ اعجاز مسیح
۵ انسان کی اخلاقی حالتیں
۶ لغات القرآن حصہ دوم
۷ بوستان
۸ السر المکتوم
۹ تحفہ رپورٹ سالانہ جلسہ
۱۰ ملفوظات محمد چٹو لاہور
۱۱ میں مسلمان ہو گیا ہوں
۱۲ حق کی چمک
۱۳ مسائل تعدیل ارکان وغیرہ
۱۴ الفاظ المفرقہ
۱۵ تفصیل الکلام
۱۶ مجموعہ کتب فارسی
کریما وغیرہ
۱ تکذیب براہین
۱۸ امہات المؤمنین
۱۹ آریہ دھرم
۱۰ نغمہ داؤدی
۴۵ ارشاد الطالبین
۲۲ اشتہار ضمیمہ ریویو
۲۳ گلدستہ معراج النبی
۱۰۲ سفر السعادت اردو
۱۱۸ نذر شاہجہانی

۲۶ فتحدن
۲۷ ٹرکاپن کا علاج
۲۸ نسیم دعوت
۲۹ عصائے موسے
۳۰ حضرت کے خط و تقریریں
۳۱ کرشن اوتار
۳۲ گلدستہ صوفیہ
۳۳ یوسف زلیخا فارسی
۳۴ توبۃ النصوح
۳۵ الحق جلد اول
۳۶ رسالہ برہان الحق
سراج الدین
۳۷ الحق نمبر ۸
۳۸ اختیار الاسلام حصہ اول
۳۹ مسک العارف
۴۰ مراۃ الحق
۴۱ ذکر ممدوح
۴۲ صداقت دھرم آریہ
۴۳ عقائد محمدی
۴۴ سلک مروارید
۴۵ واقعات صحیحہ
۴۶ مسلمانوں کی قسمت کا فیصلہ
۴۷ لیکچر سیالکوٹ
۴۸ تبصرۃ العقلاء
۵۰ حقیقت مہدی

۵۱ القرآن
۵۲ یادداشت
۵۳ لیکچر لاہور
۵۴ احوال الصادقین
ترجمہ حکایت الصالحین
۵۵ تحفہ اسلامیہ
۵۶ محامد المسیح
۵۷ مشکل کشا
۵۸ میزان طب
۵۹ قانونچہ
۶۰ گلستان
۶۱ اختیار الاسلام حصہ اول سوم و چہارم
۶۲ خطبات مکتوبات محمدیہ
۶۳ حیان القرآن
۶۵ رسائل حق
سراج المعرفت اردو
تحقیق الحق
الحق نمبر ۱ تا ۴ تک
الحق نمبر ۵ تا ۱۰ تک
کلمات طیبات ۱ تا ۶
۶۷ مثنوی معنوی
ظفر جلیل حصن حصین
۶۸ مسیحی دین کی اصولی باتیں
۶۹ فتح اسلام حصہ اول
القول الفصیح
مسیح کا دوبارہ دنیا میں آنا
القول الجمیل
قصیدہ النامیہ
آسمانی فیصلہ
حجۃ الاسلام
۷۰ اشتہار ضروری تبلیغی
حقانی تقریر واقعات وفات بشیر
ضیاء الحق
قصیدہ

درجماعت مخلصین کی
اطلاع کے لئے
مولوی نور الدین الاعلام
انما الاعمال بالنیات
مجموعہ اشتہارات
راز حقیقت
کشف الغطاء
مسک العارف
سراج المنیر
حقیقت مہدی
ضرورت امام
سراج الحق
سراج الدین عیسائی کے جواب
الموعظۃ الحسنہ
نور القرآن حصہ اول
// // دوم
۷۱ دین اسلام
الاخوت
سرمہ چشم آریہ
دینیات کا پہلا رسالہ
// // دوسرا رسالہ
آخر سیپارہ کا ترجمہ
لیکچر حیدر آباد
ابطال الوہیت مسیح
تناسخ
۷۲ انوار الازکیا
۷۳ حل بربارڈستھ
۷۴ ترجمۃ المشکوٰۃ
۷۵ مخمس سلیم
چہل اسرار
معراجنامہ بانندگان
اردو کی پہلی کتاب
// دوسری //
// تیسری //

۷۵ دینیات کی چوتھی کتاب
مجموعہ نظم
ثبوت واجب الوجود
سواء السبیل
ماہواری رسالہ جلد ۲ نمبر ۱
// // جلد ۱ نمبر ۲
دوسرا جنگ مقدس
۷۶ ریاض الصالحین حصہ اول
// // حصہ دوم
۷۷ بہار خلد
فتوح الغیب
نان حلوا
الدلیل المبین
دیوان غوث اعظم
دیوان خواجہ معین الدین صاحب
پندنامہ فرید الدین عطار
نماز حضوری
تعبیر نامہ و خواب نامہ
نجات المسلمین
ابراہیم بن ادھم
۷۸ مثنوی شاہ بو علی قلندر
آئینہ کمالات اسلام
۸۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء
۸۱ بلاغ المبین
سیف اللہ
گلزار حسین
۸۲ عصمت انبیا
لیکچر خطبہ
۸۳ رسالہ آتشک
مجرب امراض
رسالہ قارورہ
تریاق سموم
درطب احمدی
در طب جمالی
تشریح منصوری
رسالہ اعضاء مخصوصہ

۸۴ انگریزی انجیل
۸۵ تعزیرات ہند
۸۶ لیکچر مسیح موعود
لیکچر مولوی عبد الکریم
اتمام الحجۃ
خلق الانسان علی مانی القرآن
انشائے بے نقاط
اردو کی تیسری کتاب
تفسیر سورہ الحمد
۸۷ انجیل مقدس
۸۸ غنیۃ الطالبین
۸۹ ترجمان القرآن
۹۰ ترجمۃ المشکوٰۃ
۹۱ میں مسلمان ہو گیا حصہ اول
// // حصہ دوم
// // حصہ سوم
۹۲ احوال الآخرت
زینت الاسلام حصہ اول
// // حصہ دوم
دلیل الاحسان
احسان الاعمال
شرع محمدی
نجم الہدیٰ
الکلام المبین
تحفہ رسولیہ
وصیت نامہ
رسالہ یاجوج و ماجوج
پکی روٹی کلاں
۹۳ شفاء الامراض
طب یوسفی
طب نبوی
۹۴ در المختار جلد سوم
۹۵ // جلد اول
۹۶ // جلد دوم
۹۷ // جلد چہارم

تصدیق انجیل

ایک صاحب جلال الدین نام دریافت کرتے ہیں کہ قرآن انجیل کی تصدیق کرتا ہے۔ پھر انجیل کو کیوں نہ مانا جاوے۔ ہم کہتے ہیں۔ کہ اناجیل تو دنیا میں ستر کے قریب ہیں۔ قرآن نے کسی انجیل کو لے کر اس کے نیچے یہ لفظ نہیں لکھ دئے۔ کہ میں اس کی تصدیق کرتا ہوں۔ انجیل نام ہے بشارت کا۔ مسیح نے ایک بشارت دی تھی کہ نبی آخر زمان پیدا ہوگا۔ قرآن نے اسکی تصدیق کی یعنے وہ نبی لوگوں کو دکھا دیا کہ جو مسیح نے کہا تھا وہ سچ تھا۔ اسی کا نام تصدیق ہے اگر قرآن کو نہ مانا جاوے تو انجیل اور توراۃ ہر دو کی تکذیب ہوتی ہے۔ جو بات انجیل توریت نے فرمائی تھی جب اس کا سچا کرنے والا پیدا ہو گیا۔ تو وہ اس کا مصدق کہلایا۔

معاویہ کیسا تھا

ایک شیعہ صاحب سوال کرتے ہیں کہ حضرت علی خلیفہ برحق تھے۔ معاویہ نے انکار کیا پھر معاویہ کون ہوا۔ ہم کہتے ہیں اس زمانہ میں نہ جناب علی ہیں اور نہ معاویہ۔ ان کے زمانہ میں انھوں نے آپس میں کوئی مصالحت کر لی تھی اور باہمی جنگ کا خاتمہ کر دیا تھا پس جب جس جنگ کا خاتمہ جناب امیر نے کر دیا اس پر ہم کیوں بحث چھیڑیں ایسا کرنا خلاف ادب ہوگا۔ ہاں شیعہ صاحب کے سوال سے ایک بات متحقق ہوتی ہے کہ خلیفہ برحق ہی کی بیعت ضروری اور مناسب ہے دوسرے کی نہیں۔ پھر جناب علی مرتضے نے حضرت ابوبکر عمر عثمان کی خلافت کو قبول کیا اور ان کی بیعت کی۔ وہ شیر خدا تھے۔ منافق نہ تھے بزدل نہ تھے۔ حق گوئی میں کسی سے ڈرنے والے نہ تھے۔ انھوں نے ضرور خلفائے ثلاثہ کو حق پر سمجھ کر ان کی بیعت کی۔ شیعہ صاحبان حضرت علیؓ کے ساختہ پرداختہ پر اعتبار کریں تو تمام جھگڑوں کا خاتمہ ہو جاوے۔

نعمت اللہ ولی

کے اکثر قصائد اخبارات میں چھپ رہے اور بعض احباب ان کے متعلق دریافت کرتے ہیں۔ سو واضح ہو کہ ولی اللہ کے اکثر قصائد جدا الفاظ میں ہیں سب سے زیادہ قابل اعتبار جو ہے وہ حضرت مسیح موعود نے اپنی کتاب میں درج کر دیا ہے ایک قصیدہ بعض اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ ظہور مہدی کا وقت ۱۲۷۰ھ ہجری لکھا ہے۔ جس کو گذرے اہم سال ہوئے ہیں۔ اور وہ ایام قریب تحریر براہین احمدیہ کے ہیں بہر حال باوجود اختلاف کے مہدی کے دن یہی ہیں۔ لفظ ظہور سے مراد بعض وقت خاص غلبہ بھی ہوتا ہے۔ جب کہ اکثر لوگ اسے قبول کر لیں۔

اب کس دن کا انتظار ہے؟

منشی عبداللہ خان صاحب لکھتے ہیں:۔

میرے دل میں ایک جوش ہے کہ میں یہ بھی دریافت کروں کہ کیا غیر احمدی احباب کو اس سے زیادہ اور بھی ذلت بکار ہے کہ انہوں نے ہمارے پیارے اور جان کے مالک میرے سردار۔ معظم پیشوا۔ حضرت مرزا صاحب کا انکار کر کے سر آغاخاں بالقابہ کو جو ان کے عقائد سے بدرجہا دور ہیں اپنا لیڈر اور آئے دن وہ ایسے لوگوں کو اپنا رہنما سمجھتے ہیں جو دین کے ساتھ چنداں تعلق نہیں رکھتے جس نے خدا کو چھوڑا اس نے بتوں کی پوجا کی اور اپنا آپ بھول گیا جس نے امام الزمان کو نہ مانا اس کو دنیا کے مادی لوگوں کا آستانہ جھانکنا پڑا۔ جن لوگوں نے راستبازوں کو گالیاں دیں۔ ان میں نیوگ سا حیا سوز مسئلہ رواج پا گیا جنھوں نے صحابہ کو برا بھلا کہا۔ ان میں توحید کی بو نہ رہی اور ذلت اور رسوائی کا سامنا کیا۔

غرض راہ حق کو چھوڑ کر کسی نے سکھ نہیں پایا کاش کہ زمانہ میں انقلاب عظیم ایسا آوے کہ یہ لوگ راہ راست پر آجاویں۔

محمد اشرف علی صاحب

جو اپنے ایک عیسائی دوست کو قادیان بھیجنا چاہتے ہیں حضرت ان کو اجازت دیتے ہیں۔ خط میں پتہ و مقام درج نہیں ہے*

اخبار عالم پر ایک نظر

روس صاحب ترکوں اور اطالیوں کے درمیان صلح کرانے کو اٹھے ہیں + جنگ طرابلس کا سلسلہ جاری ہے یورپ کے راہ سے جو خبریں آئی ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ یکم مارچ کو مرغیب پر جنگ ہوئی۔ ۵۰۰ عرب شہید ہوئے اور اطالوی صرف بارہ مارے گئے ابتدائے جنگ سے آج تک اٹلی والوں کے بقول ان کے ۵۳۶ مقتول اور ۲۲۴ مجروح ہوئے + مراکو میں عربوں اور فرانسہ کی جنگ چھڑی ہوئی ہے + سابق شاہ ایران باکو تشریف لے گئے۔ گورنمنٹ ایران نے ۷۵۰۰ پونڈ سالانہ دینا منظور کیا ہے + بنارس کے مشنریوں نے ان کے مدرسہ میں پڑھنے والی ایک لڑکی کو بہکا کر کہیں چھپا دیا ہے۔ اسکے والدین روتے چلاتے پولیس کی مدد چاہتے ہیں + جزیرہ سکاٹرہ پر ایک انگریزی جہاز ٹوٹ گیا تھا اس کا مال اسباب جس کے ہاتھ آیا وہ لے گیا اب تجویز ہے کہ سلطان سکاٹرہ پر دو جنگی جہاز چڑھائی کر کے اس سے معاوضہ طلب کریں مولوی عبدالحلیم شرر اڈیٹر دلگداز راہی عالم ثانی ہوئے لنڈن کے جنگی اخراجات میں ہوائی جہازات کیلئے ۲۵ لاکھ کا اضافہ ہوا + ولایت میں کوئلہ والوں نے سٹرائک کیا۔ ۱۰ لاکھ آدمی بے کار پھرتا ہے + حکیم امین الدین صاحب کو سزائے قید و جرمانہ سنائی گئی تھی مگر پانچ ہزار کی ضمانت تا فیصلہ اپیل منظور ہوئی تھی + امرتا میں ایک بنگالی اس بات پر زور دیتے ہیں کہ صغر سنی کی شادی اہل ہند کے اخلاق کی درستگی اور امن وامان کے واسطے ایک بھاری اور ضروری عنصر ہے + لائل گزٹ لکھتے ہیں کہ پالٹکس سے کنارہ کشی خودکشی ہے + سرحد پشاور پر جنگی چھیڑ چھاڑ کا خوف ہے۔ سرکار نے فوج بڑھا دی ہے اس واسطے سرحد کے چیف کمشنر صاحب ڈیرہ جات کی سرحد کو روانہ ہو گئے ہیں + سر آغاخاں نے مسلم لیگ کی صدارت سے استعفا دیا ہے ایسے وقت میں جب کہ لیگ کے سکرٹری نوبت ہو گئے ہیں؟ تجویز ہے کہ حاجیوں کے واسطے کراچی کا بندرگاہ بھی کھولا جاوے۔ اہل پنجاب کے واسطے قریب ہوگا ۱۴۔ مارچ کو شاہ اٹلی پر کسی انارکسٹ نے فائر کیا مگر بچاؤ ہو گیا ۱۶۔ مارچ کا پیسہ اخبار راوی ہے کہ موہن پور ضلع مونگھیر میں ایک گائے کا بچہ دو منہ اور چار آنکھوں والا پیدا ہو کر تھوڑی دیر میں مر گیا + بمبئی سے ایک نیا اخبار حبیب الاخبار نام نکلنے والا ہے + الہام سے پرواز میں استعمال کرنے کے واسطے بھی ایک توپ ایجاد کی گئی ہے + ایک انگریزی جہاز اوشیانا نام تباہ ہوا۔ بہت سی جانیں تلف ہوئیں + خدیو مصر نے ایک آسٹرین شہزادی سے شادی کی ہوئی ہے جس کے سبب سے ان کے خاندانی معاملات میں سخت الجھن پڑ کر خدیو کی زندگی تلخ ہو رہی ہے نئی دلھن اعلے الحقوق چاہتی ہے اور ولیعہد کے حقوق تلف کرنا چاہتی ہے + بھائی جو الا سنگھ نے اپنے خرچ پر اہل ہند کو برائے تعلیم امریکہ بلانے کی خواہش ظاہر کی ہے + سر آغاخان نے بمبئی کے اخبار الاسلام کو ایک ہزار روپیہ دیا تا وہ اپنی حالت درست کرے + طبیبوں کا قانون بمبئی میں پاس ہوا۔ سب اطباء کو اپنا نام رجسٹری کرانا پڑیگا + لاہور

Digitized by Khilafat Library

مسلمانوں کی دولت

ہم نے ایک نوٹ لکھا تھا کہ بعض ہندو اخبارات ڈاکوؤں پر ملائے زنی کرتے ہوئے خواہ مخواہ مسلمانوں کو چھیڑتے ہیں کہ ہندوں پر ڈاکے پڑتے ہیں مسلمانوں پر کیوں نہیں پڑتے + اور مسلمانوں پر ڈاکے نہ پڑنے کی وجوہات میں سے ہم نے ایک یہ لکھی تھی کہ مسلمان غریب ہیں۔ اب ان کے پاس دولت ہی کہاں ہے۔ جو ان پر ڈاکے پڑیں۔ اس پر ہمعصر اخبار عام نے ایک بے فائدہ لمبا آرٹیکل لکھ مارا ہے اور کہیں کے کہیں بیہودہ طعنے شروع کئے ہیں۔ کہتے ہیں بدر میں عیسائیوں کے خداوند کی شان پر حملے ہوتے ہیں۔ بھلا اس بات کو ڈاکوؤں کی لوٹ سے کیا تعلق ہے۔ غالباً ہمعصر کا اس سے یہ منشاء ہے کہ گورنمنٹ کو ہمارے برخلاف بھڑکائے۔ مگر وہ یاد رکھیں کہ گورنمنٹ کسی مذہب کی طرفدار نہیں۔ عیسائیوں کے خداوند ہوں یا ہندوؤں کے رام چند ہوں۔ ہم سب کی عزت کرتے ہیں۔ مگر کسی کو معبود نہیں جانتے۔ اور ہم باادب سب کو سمجھانا چاہتے ہیں کہ وہ ایک خدائے واحد کی پرستش کریں۔ پتھر پرستی اور بُت پرستی کو چھوڑ دیں۔ ہمارے معزز دوست پنڈت عام صاحب جب سے آرین خاص لوگوں کے متقلد بنے ہیں وہ مسلمانوں کے حق میں بیجا کلمات لکھنے میں مشّاق ہوتے جاتے ہیں۔ وہ شائستگی بزرگی مبدل بہ آرین لڑکپن ہوتی جاتی ہے۔ خدا خیر کرے پھر لکھتے ہیں کہ گورنمنٹ نے تمہاری سلطنت لے لی۔ یہودی بڑے مالدار ہیں۔ حالانکہ انکی کوئی سلطنت نہیں پنڈت صاحب ہم نے مسلمانوں کے اس افلاس کا موجب گورنمنٹ کو نہیں ٹھیرایا ہم نے تو ہندو بھائیوں کی بھی کوئی شکایت نہیں کی ہم تو یہی کہتے ہیں۔ کہ مسلمان اپنے افلاس کے واسطے آپ ذمہ دار ہیں۔ ان کے شامت اعمال نے انہیں غریب کر دیا۔ نادار کر دیا۔ بے زر کر دیا۔ وہ یہودی بنے پر افسوس جن یہودیوں کا آپ حوالہ دیتے ہیں۔ وہ تو بیشک دولتمند ہیں۔ مگر ہمارے یہودی بیچارے دولت ظاہری سے بھی عاری ہیں خدا ان پر رحم کرے اور آپکو بھی راہ حق دکھائے کہ آپ چند اخباروں کے خریدار بڑھانے کے سبب اپنی قدیم چالیس سالہ بزرگانہ روش کو ترک کر کے زمانہ کی خراب ہوا سے متاثر ہو رہے ہیں +

الخطبہ

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج۔ احمدی دیندار۔ حاجی عمر ۱۸ سال۔ خواندہ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم۔ اسکے لئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے۔ خط و کتابت معرفت دفتر بدر +

(۹) ایک احمدی۔ نیک طینت۔ حافظ قرآن۔ عالم شخص دونوں آنکھوں سے نابینا حافظ محمد حسین صاحب لایق شخص ہیں۔ احباب کی خدمت میں ملتمس ہیں کوئی نابینا عورت ہو یا اور کوئی نقص ہو۔ جس کے باعث بینا انسان کرتا ہوا کراہت کرے لیکن متعدی امراض سے بری ہو۔ نکاح کے خواہشمند ہیں۔ احباب توجہ فرماویں خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی +

(۱۰) ہمارے ایک معزز احمدی دوست جو بنگال میں ایک معزز عہدہ پر ممتاز ہیں۔ اپنی ہمشیرہ عمر ۱۷ سال دستکاری و خواندہ ماہر و بصفات حسنہ موصوف کے واسطے ایک ایسا رشتہ چاہتے ہیں جو کم از کم انٹر گریجوایٹ ہو اور پچاس روپے ماہوار سے زائد آمد رکھتا ہو۔ درخواستیں معرفت ایڈیٹر بدر۔ ہمراہ ۲ آنے کے ٹکٹ آنی چاہئیں +

(۱۲ و ۱۳) علاقہ گوجرانوالہ کے ایک زمیندار اپنے لڑکے اور لڑکی کا نکاح احمدی زمینداروں کے ہاں کرنا چاہتے ہیں۔

خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو۔ خط کے ساتھ ۲ آنے کے ٹکٹ آنے چاہئیں +

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین۔ اعضائے رئیسہ کو طاقت دیتی ہے یہی مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے۔ دفتر اخبار بدر سے بہ ادائے قیمت نقد سالم چار روپے یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے +

العزیز علمی۔ ادبی۔ اسلامی۔ مضامین کا ماہوار رسالہ۔ بٹالہ ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے۔ قیمت سالانہ معہ محصولڈاک ۱۲ر

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا۔ جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے یہ دوا چھبیس برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو۔ قیمت فی شیشی ۴ر +
محصولڈاک ایک شیشی سے لے کر چار تک ۵ر +

عرق پودینہ

ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا گیا ہے اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوافروش سے بنایا ہے ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار آنا پیٹ کا درد بدہضمی۔ متلی۔ اشتہا کم ہونا۔ ریاح کی علامتیں سب دور ہو جاتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ایک شیشی سے دو تک ۵ر +

ڈاکٹر ایس کے برمن تارا چند دت نمبر ۵ و ۶ سٹریٹ کلکتہ

اکسیر البدن

ملک عرب کا ایک مجرب نسخہ جو عبدالحی عرب صاحب وہاں سے لائے ہیں مقوی اعضائے رئیسہ ہے اس کے کھانے سے دماغ کو قوت ہوتی ہے بدن میں تھکان نہیں ہوتی۔ کئی لوگوں نے تجربہ کیا ہے پہلے اس کی قیمت بہت تھی۔ مگر آجکل عرب صاحب نے ۱۶ خوراک کا ۱۲ر کر دیا ہے تاکہ عوام کو فائدہ پہنچے۔ ملنے کا پتہ۔
بدر ایجنسی۔ قادیان۔ گورداسپور
مَیں نے بھی اس کا تجربہ کیا ہے اور بہت مفید پایا ہے ایڈیٹر بدر

موسم آگیا ہے **عرق بید مشک** جن دوستوں نے طیار کرانا ہو وہ بہت جلد برتن اور آرڈر بھیج دیں نہایت احتیاط سے طیار کیا جاویگا۔ پتہ حکیم غلام غوث۔ رامباغ۔ امرتسر +